الله جل جلاله
شجرہ طیبہ
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ
محبوب العلماء والصلحاء
حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہم

نام کتاب	—	شَجَرَہ طَیّبَہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ
مؤلف	—	حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ
کمپوزنگ	—	دار التصنیف معہد الفقیر الاسلامی جھنگ
پروف ریڈنگ و تخریج	—	دار التصنیف معہد الفقیر الاسلامی جھنگ
تعداد	—	2200

www.Tasawwuf.org
0300-9652292,03228669680
0335-7873390,03101702690
E-Mail : Alfaqeerfsd@yahoo.com

بسم الله الرحمن الرحيم

گرہمی خواہی کی گردی در دو عالم ارجمند
دائماً باشی غلامِ خاندانِ نقشبند

''اگر تو چاہتا ہے کہ دونوں جہاں میں مرتبے والا ہو جائے تو ہمیشہ کیلئے خاندانِ نقشبند کا غلام بن جا۔''

كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ

شَجَرَہ طیّبہ

سِلسِلہ عَالِیہ نقشبندیہ مجدّدیہ

مؤلف | حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

www.Tasawwuf.org
0300-9652292,03228669680
0335-7873390,03101702690
E-Mail : Alfaqeerfsd@yahoo.com

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَنَشْھَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، أَمَّا بَعْدُ!

دنیا کا ہر انسان پُرسکون زندگی گزارنا چاہتا ہے اسی کی خاطر شب و روز محنت کرتا ہے اور اسی کو زندگی کی کامیابی اور ناکامی کا معیار سمجھتا ہے۔ عصرِ حاضر کی مادی ترقی نے جسمانی آرام اور سہولیات کے حصول کو آسان بنادیا ہے جبکہ انسان کو روحانی اور قلبی سکون سے

محروم کر دیا ہے۔ اطمینانِ قلب والی نعمتِ عظمیٰ کو حاصل کرنے کے
لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا لازمی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝٢٨﴾ [الرعد:۲۸]

''جان لو اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ دلوں کا اطمینان وابستہ ہے۔''

کتنی تسکین وابستہ ہے تیرے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

ذکر کے لفظ میں بہت وسعت ہے، یہ یادِ الٰہی کے لیے بھی
استعمال ہوتا ہے اور کلامِ الٰہی کے لیے بھی۔ اس کتابچے میں ذکر
سے ہماری مراد یادِ الٰہی ہے۔ اس کی اہمیت قرآنِ مجید اور
احادیث مبارکہ میں واضح کی گئی ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے کے
طور پر چند فضائل پیشِ خدمت ہیں۔

1. جو انسان اللہ تعالیٰ کو معذرت کے ساتھ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس
انسان کو مغفرت کے ساتھ یاد کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرۃ:۱۵۲]

''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔''

پس جو انسان ذکر پر مداومت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو نئے نئے اعمال کی توفیق عطا فرمائے گا۔

2 نماز کا اصلی مقصد بھی یادِ الٰہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾﴿۱۴﴾ [طٰہٰ:۱۴]

''نماز قائم کر میری یاد کی خاطر۔''

جس نماز میں توجہ الی اللہ نہ ہو وہ نماز ہی نہیں رہتی۔ مکتوباتِ مجددیہ میں ارشادِ نبوی نقل کیا گیا ہے:

((لَا صَلَاةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ.))[1]

''حضورِ قلب کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔''

اس لیے نماز کی حاضری بھی ضروری ہے اور حضوری بھی ضروری ہے۔

---

1 [مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، مکتوب نمبر:305]

3 ذکر دعوت الی اللہ کے راستے میں ابتداء سے لے کر انتہا تک کام آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرما کر فرعون کی طرف بھیجا تو چند نصیحتیں فرمائیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ میری یاد سے غافل نہ ہونا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝۴۲﴾
[طٰہٰ:۴۲]

''تم اور تمہارا بھائی میری نشانیوں کو لے کر جاؤ مگر میری یاد سے غفلت نہ کرنا۔''

پھر دعوت الی اللہ کی انتہا میں قتال کی نوبت آتی ہے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا، عین قتال کی حالت میں بھی مجھے یاد رکھنا تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵﴾ [الانفال:۴۵]

''اے ایمان والو! جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو تو ڈٹ جانا، مجھے کثرت سے یاد کرنا تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔''

4 اصول یہ ہے کہ انسان جب کسی دشمن پر قابو پا لیتا ہے تو سب سے پہلے وہ ہتھیار چھین لیتا ہے جو مہلک ہوں۔ جب شیطان انسان پر قابو پا لیتا ہے تو اسے یادِ الٰہی سے غافل کر دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ﴾
[المجادلۃ:١٩]

''ان پر شیطان غالب آیا اور ان کو یادِ الٰہی سے غافل کر دیا۔''

5 ذکر مؤمن کا ہتھیار ہے اسی کے ذریعے شیطانی حملوں سے بچنا ممکن ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۚ﴿٢٠١﴾﴾ [الاعراف:٢٠١]

''بے شک متقی لوگوں پر جب شیطان کی جماعت حملہ آور ہوتی ہے تو

وہ یادِ الٰہی کرتے ہیں پس بچ نکلتے ہیں۔"

6 قرآنِ مجید میں عقلمند لوگوں کی نشانی بتائی گئی کہ اُٹھتے بیٹھتے، لیٹے اور کھڑے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾

[آل عمران:۱۹۱]

"وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔"

7 شریعت نے ہر عمل کی حد متعین کر دی لیکن یادِ الٰہی کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾﴾

[الاحزاب:۴۱]

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔"

گویا یہ چاہتے ہیں کہ یادِ الٰہی کرنے میں جتنا زور لگا سکتے ہو، اتنا لگا کے دکھاؤ۔

8 اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ

کو یاد کریں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ﴾ [الاعراف:۲۰۵]

''اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کر۔''

یعنی اپنے مَن میں یاد کر، اپنی سوچ میں یاد کر، صوفیاء کے نزدیک اسی کا نام مراقبہ ہے۔

9 شیطان پہلے یادِ الٰہی کا راستہ روکتا ہے۔ پھر نماز سے ہٹاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ﴾ [المائدۃ:۹۱]

''اور یہ روکتا ہے تمہیں ذکر سے اور نماز سے۔''

10 انسان ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ خسارہ اُٹھانے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ [المنافقون:٩]

''اے ایمان والو! تمہیں تمہارا مال اور تمہاری اولاد یادِ الٰہی سے غافل نہ کردے، جو ایسا کرے گا وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

''تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔''

قرآنِ مجید سے دیئے گئے مندرجہ بالا دس مضبوط دلائل اسی بات کو واضح کرتے ہیں کہ ہمیں ذکر کی کثرت کرنی چاہیے۔ اس کتابچہ میں احادیث مبارکہ سے اذکارِ مسنونہ اور سلف صالحین کی تعلیمات سے اذکارِ ماثورہ کو بیان کیا گیا ہے۔ قارئین کو چاہیے کہ کسی شیخ کامل سے سیکھ کر ان اذکار کو کریں تا کہ صحیح نتائج وثمرات حاصل ہوں۔

اس کتابچہ میں شب و روز کے مسنون اعمال بیان کیے گئے ہیں، مشائخ عظام کے معمولات درج کردیے گئے ہیں اور سالکینِ طریقت کے لیے آداب لکھے گئے ہیں۔ البتہ اسباق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو عمدۃ السلوک (مؤلفہ حضرت سید زوار حسین رحمۃ اللہ علیہ) سے نقل کردیا گیا ہے۔ آخر میں مشائخ نقشبند ارجمند کا شجرہ طیبہ بھی

لکھا گیا ہے تا کہ یہ واضح ہو کہ ہم ٹپکے کے آم نہیں، ہمارا روحانی رشتہ نبی اکرم ﷺ تک پہنچتا ہے اور یہی ہمارا سرمایہ ہے۔

عمل کی اپنے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

جن احباب نے اس کتابچہ کی اشاعت کے لیے شب و روز محنت کی، فقیر ان سب کے لیے دعا گو ہے۔

رات دن تو ہے گردشِ دوراں
کیا رہے گی یہ فصلِ گل یکساں
تا بکے آئے گا نہ دور خزاں
پھول چن لو کہ پھر بہار کہاں

اَلرَّاجِیْ اِلٰی عَفْوِ رَبِّهِ الْکَرِیْمِ
فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی
کَانَ اللّٰهُ لَهٗ عِوَضًا عَنْ کُلِّ شَیْءٍ

صبح وشام پڑھنے کے مسنون اعمال

1 حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اسی حالت پر بیٹھے ہوئے کسی سے بات کیے بغیر دس مرتبہ

((لَآ إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.))

پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں، دس گناہ مٹا دیتے ہیں، دس درجے بلند فرما دیتے ہیں اور پورے دن ہر مصیبت اور شیطان سے محفوظ رکھتے ہیں اور اتنا ہی ثواب شام کو دس مرتبہ پڑھنے پر دیتے ہیں۔ [جامع ترمذی، حدیث: ۳۴۷۴]

2 حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو شام کی نماز پڑھ لے تو بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کر۔

((اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ.)) [سنن ابی داؤد، حدیث:۵۰۷۹]

پس اگر تو اس رات فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ تجھے آگ سے نجات کا پروانہ عطا کردیں گے۔

3 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو فجر کی نماز پڑھا کرے تو اپنی دنیا کے لیے تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کر۔

((سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.))

اللہ تعالیٰ تجھے چار بیماریوں سے نجات میں رکھے گا۔ پاگل پن، کوڑھ، اندھا پن اور فالج، پھر اپنی آخرت کے لیے یہ دعا پڑھ لیا کر۔

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ، وَأَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ، وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِکَ، وَأَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ.))

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو اس دعا کو قیامت کے روز لے کر آئے گا (جو پابندی سے پڑھتا رہے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے چار دروازے کھول دیں گے تاکہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

[عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، حدیث: ۱۳۳]

4 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، تینتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ پڑھ لے تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[صحیح مسلم، حدیث: ۵۹۷]

5 حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: جو شخص صبح سویرے یہ پڑھے

((أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.))

تو وہ شخص شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

[عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، حدیث:۴۹]

6 حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ سورۃ فاتحہ ایسی سورۃ ہے کہ اس طرح کی سورۃ نہ تورات میں اور نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ (باقی) قرآن میں اُتاری گئی اور یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھ ہی کو دیا گیا ہے۔

[جامع ترمذی، حدیث:۲۸۷۵]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

7 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دس آیتیں سورۃ بقرہ میں سے شروع دن میں پڑھ لے تو شام ہونے تک شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا اور اگر شام کو پڑھ لے تو صبح ہونے تک شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا، اس کے گھر میں اور مال میں بھی کوئی نقصان نہ ہوگا۔ [شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۲۴۱۲]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات سونے سے پہلے سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیتیں، آیۃ الکرسی اور ملحقہ دو آیتیں اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھ لے تو اس کے گھر میں صبح تک شیطان داخل نہ ہوگا۔

[سنن الدارمی، حدیث: ۳۷۰۳]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵﴾ [سورۃ البقرۃ: ۱ تا ۵]

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۥ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا
الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۲۵۵ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ
قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ

لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ [آیۃ الکرسی و ملحقہ دو آیتیں]

﴿ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ [سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں]

8 حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ضرور قرآنِ مجید کی تین سورتوں میں ہے، ایک سورۃ بقرہ، دوسری سورۃ آل عمران اور تیسری سورۃ طٰہٰ ۔[المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث: ۸۳۱۷]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ وہ "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" ہے۔اسی کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے۔[الجامع الصحیح للسنن والمسانید، فضل آیۃ الکرسی]

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق یہ سورۃ بقرہ کی آیۃ الکرسی اور

سورۃ آل عمران کی پہلی آیت:

﴿الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝﴾

اور سورۃ طٰہٰ کی آیت:

﴿وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ﴾

میں ہے۔[تفسیر ابن کثیر]

9 حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام

((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.))

سات مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی پریشانیوں کو دور کریں گے۔[سنن ابی داؤد، حدیث:۵۰۸۱]

علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کئی سالوں سے فقیر اس پر عمل کر رہا ہے۔[تفسیر روح المعانی]

10 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام یہ پڑھے

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾﴾

اس کا دل دن اور رات میں مردہ نہ ہوگا۔

[جامع الاحادیث، حدیث: ۲۳۴۵۲]

⑪ حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد میں بھیجتے ہوئے وصیت فرمائی کہ ہم صبح اور شام ہوتے ہی یہ آیتیں پڑھ لیا کریں۔

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾

ہم پڑھتے رہے تو ہمیں مالِ غنیمت ملا اور ہماری جانیں بھی محفوظ رہیں۔ [عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی، حدیث:۷۷]

12 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صبح ہوتے ہی پڑھ لیا کرے:

﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ
الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ
تُظْهِرُوْنَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ﴿١٩﴾

تو اس کی جو کمی اس دن میں رہی ہوگی وہ اس کمی کو پورا کرنے والا شمار ہوگا اور جو شام کے وقت پڑھ لیا کرے تو وہ اپنی رات کی کمی کو پورا کردینے والا شمار ہوگا۔ [سنن ابی داؤد، حدیث:۵۰۷۶]

13 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح ہوتے ہی آیت الکرسی، فاتحہ اور یہ پڑھ لے۔

﴿حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾﴾

اس کی حفاظت شام تک ہوگی اور جو شام کو پڑھ لے تو اس کی حفاظت صبح تک ہوگی۔ [شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۲۲۴۴]

14 حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے تین بار "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھا، پھر سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں رات میں یا دن میں پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر

فرما دیتے ہیں جو اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور وہ اس رات یا دن کو فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے گا۔ [جامع ترمذی، حدیث: ۲۹۲۲]

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾﴾

15 حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ زلزال برابر ہے آدھے قرآن کے (یعنی اس کو پڑھنے پر آدھا قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔)

[جامع ترمذی، حدیث: ۲۸۹۴]

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨﴾

16 حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے (پس اسے صبح وشام پڑھ لینا چاہیے۔)[جامع ترمذی، حدیث:۲۸۹۴]

نیز ایک صحابی حضرت فروہ رضی اللہ عنہ نے رات کا عمل پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کر، اس میں شرک سے برأت ہے۔

[جامع ترمذی، حدیث:۳۴۰۳]

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَاۤ

اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ﴿۴﴾ وَلَاۤ
اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

17 حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے دریافت کیا: تمہارے پاس سورۃ ﴿اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ﴾ نہیں؟ (یعنی تمہیں زبانی یاد نہیں) اس نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ چوتھائی قرآن ہے۔
[جامع ترمذی، حدیث:۲۸۹۵]

اس سورۃ کو صبح وشام پڑھ لینا چاہیے۔

﴿اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ﴿۱﴾ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾﴾

18 حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ بڑی بارش اور سخت اندھیری رات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: قُلۡ (کہو) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کہو
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الاخلاص اور معوّذتین (سورۃ الفلق
اور سورۃ الناس) کو صبح اور شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ ہر اس
سے کافی ہوں گی جو بھی نقصان دِہ ہوگی۔ (یعنی ہر قسم کے شر
محفوظ رہو گے۔ [سنن ابی داوٗد، حدیث: ۵۰۸۲]

﴿قُلۡ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ
یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾﴾

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنۡ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾
وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾﴾

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ
النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ

یُوَسْوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ﴿۶﴾

19 حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام یہ دعا پڑھے۔

((اَللّٰھُمَّ! أَنْتَ رَبِّی لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا. اَللّٰھُمَّ! إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا، إِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.))

تو اللہ تعالیٰ اس کی جان اور بیوی بچوں کی حفاظت فرمائیں گے۔
[کتاب الاسماء والصفات للبیہقی، حدیث: ۳۴۴]

20 حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ روزانہ صبح وشام یہ دعا

تین مرتبہ پڑھ لیا کرے۔

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.))

تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

[جامع ترمذی، حدیث:۳۳۸۸]

دوسری حدیث میں ہے کہ اس کو اچانک کوئی مصیبت نہیں آتی۔[سنن ابی داود، حدیث:۵۰۸۸]

21 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لے

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.))

تو کسی زہریلی چیز کے ڈسنے سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

[جامع ترمذی، حدیث:۳۶۰۴]

22 حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کے کلمات نہ کبھی شام کو پڑھنا چھوڑتے اور نہ ہی صبح کو۔

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَأَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.))

[سنن ابی داؤد، حدیث: ۵۰۷۴]

23 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

((اَللّٰھُمَّ بِکَ أَصْبَحْنَا وَبِکَ أَمْسَیْنَا، وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ، وَإِلَیْکَ الْمَصِیْرُ.))

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

((اَللّٰھُمَّ بِکَ أَمْسَیْنَا وَبِکَ أَصْبَحْنَا، وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ، وَإِلَیْکَ النُّشُوْرُ.))

[سنن ابی داؤد، حدیث: ۵۰٦۸]

24 حضرت عبداللہ بن غنّام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے فرمایا: جس نے صبح یہ پڑھ لیا۔

((اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.))

تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ اگر شام کے وقت یہ پڑھ لیا

((اَللّٰهُمَّ مَا أَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.))

تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔

[سنن ابی داؤد، حدیث:۵۰۷۵]

25 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ نے یہ دعا پڑھی

((یَا رَبِّ! لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِکَ وَلِعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ.))

تو فرشتوں کے لیے اس کا ثواب لکھنا دشوار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے بندے نے یہ دعا پڑھی ہے فرشتوں سے سوال کیا کہ میرے بندے نے کیا پڑھا؟ تو فرشتوں نے عرض کیا کہ یہ پڑھا (مندرجہ بالا دعا)۔ تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ (نامۂ اعمال میں) فی الحال اسی طرح لکھو جس طرح پڑھا۔ جب میرا بندہ مجھے ملے گا اس وقت میں ہی اس کا اجر اور بدلہ دوں گا۔

[سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۰۱]

26 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ یہ دعا صبح اور شام پڑھ لیتا ہے۔

((رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.))

تو اس بات کا حق دار بن جاتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو راضی کر دے۔ [سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۷۰]

27 اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

اکرم ﷺ ان کے گھر سے نماز فجر کے لیے نکلے تو وہ خود اپنے گھر کی مسجد میں بیٹھی تھیں۔ پھر جب نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت گھر لوٹے تو فرمایا: (اے جویریہ!) ابھی تک تو اسی حالت میں ہے جس حال میں گھر سے نکلتے وقت میں دیکھ کر گیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں سے جانے کے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں کہ اگر ان کا موازنہ ان سے کیا جائے جو تم نے فجر سے لے کر اب تک پڑھا ہے تو یہ چار کلمات اس سے بھاری ہو جائیں گے۔ وہ چار کلمات یہ ہیں:

((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.)) [صحیح مسلم، حدیث:۲۷۲۶]

28 حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کلمات

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُکَ، وَأَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ

مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ.))

یقین کے ساتھ صبح پڑھ لیے اور اس کی وفات اسی دن ہوگئی تو وہ جنت میں جائے گا اور اگر شام کو پڑھ لیے اور اسی رات اس کی وفات ہوگئی تو بھی وہ جنت میں جائے گا۔[صحیح بخاری،حدیث:۶۳۰۶]

29 حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں آپ کو ہر روز صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے سنتا ہوں۔

((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.))

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کروں۔[سنن ابی داود،حدیث:۵۰۹۰]

30 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ اپنی امت کو بتائیں کہ وہ یہ دعا پڑھا کرے۔

((لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.))

اور جو شخص اسے دس مرتبہ صبح، دس مرتبہ شام اور دس مرتبہ سوتے وقت پڑھے گا تو سوتے وقت پڑھنے کی وجہ سے رات کی آفتوں سے بچا رہے گا اور شام کے وقت پڑھنے کی وجہ سے شیطان کے دھوکے سے بچا رہے گا اور صبح کے وقت پڑھنے کی وجہ سے میرے غصہ سے بچا رہے گا۔ [مسند الفردوس، حدیث: ۸۰۹۳]

31 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تین تین مرتبہ یہ پڑھے۔

((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ.))

اس کے سب گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر کیوں نہ ہوں۔ [الترغیب والترہیب، حدیث: ٦٨٥]

32 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو اچانک ایک انصاری صحابی (ابوامامہ رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تو فرمایا: کیا بات ہے؟ تم نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھے نظر آ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پریشانیوں اور قرضوں نے جکڑ رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دعا کا ایسا تحفہ نہ دوں کہ جب اسے پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیاں دور کردیں گے؟ (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو۔

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلْبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ.))

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا پس اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی کو دور کردیا اور میرا قرض بھی ادا کردیا۔

[سنن ابی داود، حدیث:۱۵۵۷]

33 حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جمعہ کے روز موجود نہ پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ آپ نظر نہیں آئے۔ عرض کیا: یہودی کا میرے ذمہ قرض ہے میں آپ کی خدمت میں آنے کے لیے گھر سے نکلا لیکن اس یہودی نے مجھے روک لیا جس وجہ سے نہ آسکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتاؤں کہ اگر تم صبح شام اسے پڑھو تو تمہارے ذمہ اُحد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کر دے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! پڑھو۔

((قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِي الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِکَ الْخَيْرُ، اِنَّکَ عَلٰي کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ، وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ

حِسَابٍ. رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا، تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ، اِقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ.))

[تفسیر قرطبی، سورۃ آل عمران، آیت:۲۶]

34 حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر صبح و شام دس، دس مرتبہ درود بھیجے گا تو قیامت کے روز میں اس کا سفارشی بن جاؤں گا۔ اور سب سے افضل درود یہ ہے۔ [الترغیب والترہیب، حدیث:۹۸۷]

((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.))

35 حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ یٰسین شروع دن میں پڑھ لے تو اس کے دن بھر کے تمام کام پورے کر دیئے جائیں گے۔ [سنن الدارمی، حدیث:۳۴۶۱]

36 حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۃ واقعہ ہر رات پڑھ لیا کرے تو اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو یہ سورۃ ہر رات پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔
[شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۲۲۶۹]

37 حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھتا ہے اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان (یعنی جمعہ سے جمعہ تک) نور روشن کر دیا جاتا ہے۔ [السنن الصغریٰ للبیہقی، حدیث:۶۰۸]

38 حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازِ فجر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سورج نکلنے تک مشغول بیٹھا رہے پھر دو رکعت (اشراق) پڑھ لے اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پورا پورا حج اور عمرہ کا ثواب۔ [جامع ترمذی، حدیث:۵۸۶]

39 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان پر نزول فرماتے ہیں اور جب رات کا (تیسرا پہر) ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پکارتے ہیں:

''ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا کو قبول کروں اور ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کو معاف کر دوں۔''

[صحیح بخاری، حدیث:۱۱۴۵]

40 حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی ذکر کی مجلس کے اختتام پر یہ دعا پڑھے۔

((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ.))

تو یہ دعا مہر کی طرح بن جائے گی اور جو اس دعا کو کسی فضول مجلس کے آخر میں پڑھ لے تو اس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔

[کتاب الدعاء للطبرانی، حدیث:۱۹۱۹]

معمولاتِ مشائخ نقشبند ارجمند

سالک کو چاہیے کہ رات کے آخری پہر میں تہجد کے لیے اُٹھے۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی:

"یَا بُنَیَّ! لَا تَکُوْنَنَّ أَعْجَزَ مِنْ هٰذَا الدِّیْکِ الَّذِیْ یُصَوِّتُ بِالْأَسْحَارِ وَأَنْتَ نَائِمٌ عَلٰی فِرَاشِکَ."

[شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۵۶۹۸]

سحر خیزی میں مرغانِ سحر کا تجھ پر سبقت لے جانا تیرے لیے باعثِ ندامت ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی وفات کے بعد علامہ کتانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں نظر آئے تو فرمایا: ''سب علمی نکات اور معرفت کے اسرار ختم ہو گئے بس دو رکعت نفل تہجد کام آئے جو ہم رات کو پڑھا کرتے تھے۔'' حضرت خواجہ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی تہجد کے بارے میں مشہور ہے:

شب خیز کہ عاشقاں بشب راز کنند
گرد در و بام دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب دربندند
الا در دوست را کہ بشب باز کنند

''رات کو اُٹھو اس لیے کہ عشاق رات کو راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں، دوست کے دروازے اور چھت کے اردگرد پرواز کرتے ہیں، ہر جگہ کے دروازے رات کو بند کر دیئے جاتے ہیں سوائے دوست کے دروازے کے جسے رات کو کھول دیتے ہیں۔''

❁.....نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسنون دعا پڑھے۔ بند جوتا

ہوتو جھاڑ لے، پہلے دایاں پہنے پھر بایاں پہنے اور مسنون دعاؤں کی رعایت کرتے ہوئے بیت الخلاء اور وضو سے فارغ ہو۔ (مختلف اوقات کی مسنون دعاؤں کا پڑھنا اہم ہے اس میں ہرگز سستی نہ کرے۔اس سے وقوفِ قلبی رکھنے میں تقویت ملتی ہے۔)

❁......حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعد از وضو تین بار کہے: ''خداوندا! آنحضرت تو باز گشتم از ہر بدی و تقصیرے کہ برمن گزشتہ است'' (اے اللہ! میں نے ہر اس گناہ اور خطا سے توبہ کی جس کا مرتکب ہو چکا ہوں) اس دعا کا مقصود توبہ و استغفار ہے تاکہ ظاہری وضو کے ساتھ باطنی طہارت بھی نصیب ہو۔ اس سے نماز میں ''أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ [1]'' ''تم اللہ کی عبادت (اس خشوع اور خلوص سے) کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر (یہ حالت) نہ

---

[1] [صحیح بخاری، حدیث:۵]

(حاصل ہو) کہ تم اس کو دیکھتے ہو تو خیال رہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے۔'' کی کیفیات نصیب ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ صوفیاء کا منتہائے مقصد یہی ہے۔

❁...... ہر مرتبہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت صلوٰۃ تحیۃ الوضو پڑھا کرے۔ منقول ہے کہ معراج کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز سنی، واپسی پر دریافت کیا تو پتہ چلا کہ تحیۃ الوضو پابندی سے پڑھتے ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔

❁......نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت، چار رکعت، آٹھ رکعت یا بارہ رکعت تہجد ادا کرے۔ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ پہلے دوگانہ میں آیت الکرسی والا رکوع اور سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھتے، پھر آٹھ رکعت میں سورۃ یٰسین کی دس دس آیات تلاوت کرتے، آخری دو رکعت میں تین تین بار

سورۃ اخلاص پڑھتے۔

حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فیضان پایا، آپ ان دونوں حضرات کے پیرِ تعلیم کہلاتے ہیں۔[بہجۃ الاسرار]

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تہجد کی نماز میں سورۃ یٰسین پڑھنے پر تین دل ملتے ہیں۔ ''رات کا دل یعنی آخری پہر، قرآن کا دل یعنی سورۃ یٰسین، انسان کا دل'' ان تین دلوں کا اجتماع قبولیتِ دعا کا سبب بنتا ہے۔

❁......حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر کبھی تہجد ترک ہوجائے تو دوسرے دن نصف النہار سے پہلے نفل پڑھ لے (یہ نفس کی سزا ہوگی، اسے تہجد نہ سمجھے)۔جس سالک کو اُٹھنے کا یقین نہ ہو وہ نوافل پڑھ کر سوئے۔

❁......حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ تہجد کی دعا میں درج ذیل اشعار بھی پڑھا کرتے تھے۔

چوں بدرگاہ تو خود را در پناہ آوردہ ام
یا الٰہ العالمین بار گناہ آوردہ ام
بر درت زیں بار گناہ آوردہ ام
عجز و زاری بر در عالم پناہ آوردہ ام
من نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو
ہستم آں گمراہ اَکنوں رُو براہ آوردہ ام
چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست
نیستی و حاجت و عذر و گناہ آوردہ ام
دل درویشی و دل ریشی و بے خویشی بہم
ایں ہمہ بر دعویٰ عشقت گواہ آوردہ ام
چشم رحمت بر کشا موئے سفید من بہ بیں
زانکہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

[رسالہ انفاسِ نفسیہ]

''چونکہ آپ کی درگاہ پناہ میں اپنے آپ کو لے آیا ہوں۔ یا الٰہ

العالمین! گناہ کا بوجھ لے کر آیا ہوں، تیرے دَر پر اپنے اس بوجھ کی وجہ سے اپنی کمر دوہری کر کے لایا ہوں، عالم کو پناہ دینے والے کے دَر پر عجز وزاری لے کر آیا ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ سالہا تیری راہ میں تھا بلکہ میں وہی گمراہ ہوں کہ اب راہ کی طرف رخ کر کے آیا ہوں، چار وہ چیزیں لے کر آیا ہوں اے بادشاہ! جو آپ کے خزانہ میں نہیں ہیں، عدم و حاجت و عذر و گناہ لے کر آیا ہوں، دل اور فقیری اور زخمی دل اور بے یار و مددگاری ان سب کو تیرے عشق کے دعویٰ پر گواہ لے کر آیا ہوں، رحمت کی نگاہ فرمائیں اور میرے سفید بالوں کو دیکھیں اس لیے کہ شرمندگی سے سیاہ چہرہ لے کر آیا ہوں۔''

❁......کبھی کبھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے منسوب ''دعائے صدیقی'' یا ''مناجاتِ صدیقی[1]'' بھی پڑھ لیا کرے۔ دعا سے فراغت پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔

کسی نے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور مدنی عباسی رحمۃ اللہ علیہ

---

(1) دیکھیں صفحہ نمبر: 204، مناجاتِ صدیقی رضی اللہ عنہ

سے پوچھا: استغفار پہلے پڑھیں یا کہ درود شریف؟ فرمایا کہ استغفار کی مثال کپڑے دھونے والے صابن کی سی ہے جب کہ درود شریف کی مثال کپڑے پر لگانے والے عطر کی سی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ کپڑے کو پہلے عطر لگائیں یا صابن سے دھوئیں؟ سائل نے عرض کیا: حضرت! پہلے صابن سے دھونا چاہیے پھر عطر لگانا چاہیے۔ فرمایا: بس اسی طرح پہلے خوب نادم و شرمندہ ہو کر استغفار پڑھیں تا کہ دل دھل جائے پھر محبت و عقیدت سے درود شریف پڑھیں تا کہ عطر لگے اور محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو انگ انگ میں سما جائے۔

❁......تسبیحات کے بعد ذکر و مراقبہ کا جو سبق شیخ نے تلقین کیا ہو اس میں مشغول ہو جائے اور خطرات کو دور کرتے ہوئے پوری توجہ سے مراقبہ کرے۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیحت کی تھی ''پیش از صبح بسبق باطن مشغول باشی'' (صبح سے پہلے باطنی سبق میں مشغول ہو جایا کریں)

❁......نمازِ فجر کی دو سنتیں گھر پر ادا کرے کہ یہ بھی سنت ہے۔ پھر فرض نماز باجماعت تکبیر اُولیٰ سے ادا کرنے کے لیے مسجد جائے۔ فرض نمازوں میں تکبیر اُولیٰ کی حفاظت کرنا اپنے اوپر لازم سمجھے کہ صلحاء کا شعار رہے۔ ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ کی تکبیر اُولیٰ کئی کئی ماہ تک فوت نہیں ہوتی تھی۔

❁...... مسجد میں مسنون دعائیں پڑھ کر داخل ہو۔ اعتکاف کی نیت کر لیا کرے، مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا سخت بُرا سمجھے، ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھے تاکہ کامل یکسوئی نصیب ہو۔

❁...... ہر نماز کے بعد تسبیحاتِ فاطمہ، تیسرا کلمہ ایک مرتبہ، آیت الکرسی، فجر اور مغرب کے بعد سات مرتبہ

"اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ"

دس مرتبہ

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"

پڑھے۔ مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ اس معمول کی پابندی فرماتے تھے۔

❁......اس کے بعد ایک پارہ قرآن پاک کی تلاوت کرے، حفاظ اپنی منزل کے حساب سے پڑھیں، سورۃ یٰسین روزانہ پڑھنے کا معمول بنائے۔

❁......جب سورج ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہو جائے (یعنی طلوع کے ۱۵ منٹ بعد) تو چار رکعت نمازِ اشراق ادا کرے۔ اس پر ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: اشراق کے بعد دس مرتبہ

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ."

پڑھیں۔ یہ وصیت انہیں حضرت خواجہ سیف الدین باخوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔ [رسالہ السنیہ: ص ۳۴]

❁......مشائخ بخارا کا معمول ہے کہ اشراق کے نوافل میں استخارہ کی

نیت بھی شامل کرتے ہیں، بعد میں تھوڑی دیر نیند کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ پورے دن کے معمولات کو واضح فرمائے، مزید برآں ہر نماز کے بعد سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل پڑھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جمیع مؤمنین ومومنات کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

❁......اس کے بعد جو شخص علم پڑھنے یا پڑھانے کا شغل رکھتا ہو وہ اس میں مشغول ہوجائے، اگر تاجر یا ملازم ہوتو شرعی مسائل کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے کاروبار میں مشغول ہوجائے۔حق تعالیٰ کی یاد کو لازم پکڑے تاکہ "أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ [1]" پر عمل نصیب ہو۔اس کو وقوفِ قلبی کہتے ہیں یعنی ہاتھ کام کاج میں مشغول اور دل یادِ خدا میں مشغول۔

❁......جب سورج خوب اُونچا ہوجائے تو چار رکعت نوافل چاشت ادا کرے۔حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

"چاشت کی پہلی رکعت میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا دوسری میں

(1) [صحیح بخاری، حدیث:۵۰]

وَاللَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی تیسری میں وَالضُّحٰی اور چوتھی میں اَلَمۡ نَشۡرَحۡ پڑھے۔'' [رسالہ انفاس نفیسہ: ص ۷]

......جو حضرات دنیاوی مشاغل کی وجہ سے یا دفتر کی پابندی کی وجہ سے بامر مجبوری نماز چاشت نہ پڑھ سکتے ہوں وہ اشراق کے وقت دو رکعت نماز چاشت کی نیت سے پڑھ لیں۔ فی زمانہ یہی معمول بہتر ہے۔

......دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد گنجائش ہو تو قیلولہ کرے کیونکہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس سے تہجد کی پابندی آسان ہو جاتی ہے۔ جب آفتاب ڈھل جائے تو نمازِ ظہر کی چار سنتیں گھر پر پڑھے جب کہ فرض با جماعت ادا کرے۔

......حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد تین مرتبہ کلمہ بازگشت پڑھیں۔

''خداوندا! مقصودِ من توئی و رضائے تو مرا محبت و معرفت ذوق و شوق خود بدہ'' [رسالہ انفاس نفیسہ: ص ۸۴]

◈ ......ظہر کے بعد پھر کام کاج میں مشغول ہو جائے۔ فرصت ہو تو حسبِ اجازتِ شیخ دلائل الخیرات یا حزب البحر وغیرہ پڑھ کر ایک مرتبہ شجرہ مبارکہ پڑھ لے۔ وقت میں گنجائش ہو تو حدیث وفقہ یا تصوّف کی کتابیں خصوصاً مکتوباتِ امامِ ربانی ومکتوباتِ معصومیہ و حالاتِ مشائخ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ وغیرہ پڑھے، بعض مشائخ کا معمول ظہر کے بعد سورۃ الفتح پڑھنے کا بھی ہے۔

◈ ......نمازِ عصر کے بعد اوراد و وظائف میں مشغول ہو جائے۔ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ سالک اپنے لطائف پر درج ذیل ترتیب سے مراقبہ کرے۔

لطیفہ	قلب	پر	اسم	اللہ	5000 مرتبہ
لطیفہ	روح	پر	اسم	اللہ	1000 مرتبہ
لطیفہ	سِر	پر	اسم	اللہ	1000 مرتبہ
لطیفہ	خفی	پر	اسم	اللہ	1000 مرتبہ
لطیفہ	اخفیٰ	پر	اسم	اللہ	1000 مرتبہ

لطیفہ نفس پر اسم اللہ	2000 مرتبہ
لطیفہ قالب پر اسم اللہ	1000 مرتبہ

کل تعداد ذکر اسم اللہ 12000 مرتبہ کرے۔

نمازِ مغرب باجماعت ادا کر کے چھ سے بارہ رکعت نماز اوّابین کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد سورۃ الواقعة اور سورۃ الۤمۤ سجدة اور سورۃ الدّخان کی تلاوت کرے۔

❖......پھر کھانے پینے سے فارغ ہو کر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے۔ 100 مرتبہ استغفار اور 100 مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر سورۃ الملک پڑھے۔

❖......مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ایک مرتبہ درود شریف، ایک مرتبہ فاتحہ، ایک مرتبہ آیت الکرسی، ایک ایک مرتبہ چاروں قل، ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے گرد حصار بناتے پھر رات کو سویا کرتے تھے۔ یہ حفاظت کے لیے بہت مفید ہے۔

❖......سالک کو چاہیے کہ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی،

معوّذتین اور تسبیحاتِ فاطمہ پڑھنے کا اہتمام کرے۔ جمعہ کے دن صلوۃ التسبیح پڑھے، اخیر عشرۂ رمضان میں اعتکاف کی کوشش کرے، نصف شعبان، لیلۃ القدر، عید الفطر اور عید الضحیٰ کی راتوں کا قیام کرنے کی کوشش کرے۔

❁......ایامِ بیض کے روزے (یعنی ماہ قمری کے حساب سے 13، 14 اور 15) شوال کے چھ روزے، ماہِ ذوالحجہ کی نویں تک نو روزے، یومِ عاشورہ کا روزہ، پندرھویں شعبان، آٹھ روزے اول ماہِ رجب وشعبان کے رکھنے کی کوشش کرے۔ مجرد ہو تو نفلی روزے خوب رکھے، ایک دن روزہ ایک دن افطار بہترین ہے، کیونکہ یہ صومِ داوٗدی ہے اور اس کی حدیث میں ترغیب آئی ہے۔ ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

❁......اگر قضا نمازیں اور روزے باقی ہوں تو پہلے ادا کرنے لازمی ہیں۔ مختلف مواقع کی مسنون دعائیں یاد کر کے پڑھتا رہے۔

❁......اپنی روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا خیال رکھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قوی مؤمن کمزور مؤمن

کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے، ہمارے مشائخ صبح یا شام کا جو وقت مناسب ہوتا چہل قدمی کیا کرتے تھے۔

- ......اگر معمولات میں کمی بیشی چاہے تو اپنے شیخ کی اجازت سے کرے۔

اہمیتِ آداب السالکین

ہر راہ کے راہی اور ہر سفر کے مسافر کے لیے کچھ اُصول وضوابط ہوتے ہیں جن کی رعایت اور پابندی کرنے سے منزل پر پہنچنا آسان ہوتا ہے جو شخص ان شرائط کو ملحوظِ خاطر نہ رکھے بلکہ ان اُصول وضوابط سے انحراف کرے اسے منزل پر پہنچنے میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ کبھی تو راستے سے بھٹک کر دَر بدر کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں اور کبھی چوروں ڈاکوؤں سے لٹ پٹ کر مال ومتاع سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

وصول الی اللہ کی منزلیں طے کرنے والے سالکین طریقت کے لیے بھی معاملہ اسی طرح ہے۔ جو سالک آداب کی پابندی نہ کرے

بسا اوقات وہ ساری عمر اس راستے کی بھول بھلیوں میں گزار دیتا ہے اور کبھی نفس و شیطان کے ہتھے چڑھ کر اعمال و ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ان تمام آداب کی پابندی کی جائے جو منزل کا نشان پانے والے واصلین اور جمالِ یار کا مشاہدہ کرنے والے مقربین نے متعین کر دیئے ہیں۔

؎ نگاہ دار ادب در طریق عشق و نیاز
کہ گفتہ اند طریقت تمام آدابست

''عشق و نیاز کی راہ میں ادب کی خوب رعایت کر کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے کہ طریقت تمام تر آداب ہی ہے۔''
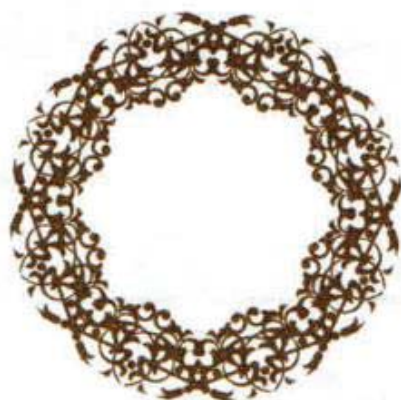
آدابِ مرشد

ذیل میں چند آدابِ مرشد بیان کیے جاتے ہیں جن کی پابندی ہر سالک کے لیے از حد ضروری ہے۔ جو سالک جتنا زیادہ آداب کا خیال رکھے گا اتنا جلدی ترقی پائے گا۔ یہ آداب حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں۔[1]

ادب 1 مرشد کی ظاہری حیثیت، قومیت، حشمت وشوکت اور پیشہ وغیرہ پر نظر نہ کرے اور اسے حقیر نہ جانے۔ بلکہ اس نعمت اور فیضان کو جو اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عنایت کیا ہے نگاہ میں رکھ کر اسے حق تعالیٰ کی معرفت کا وسیلہ سمجھے اور کمالِ صدق ویقین سے اس کی

---

1. سلسلۂ مبارک خاندانِ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ فضلیہ

صحبت کا فیض اُٹھائے۔

ادب 2 شیخ کو اپنے حق میں سب سے انفع سمجھے اور یہ اعتماد رکھے کہ میرا اصلاحِ باطن اور حصولِ معرفت کا مطلب اسی مرشد سے بآسانی حاصل ہوگا۔ ہر جائی نہ بنے اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو فیض و برکات سے محروم رہے گا۔

ادب 3 ہر طرح سے مرشد کا مطیع و فرمانبردار رہے۔ کیونکہ پیر کی عقیدت اور محبت کے بغیر فیض کا دَر نہیں کھلتا اور محبت کا تقاضا اطاعت و خدمت ہے۔

ادب 4 حسبِ استطاعت جان و مال سے شیخ کی خدمت کرے اور اس پر احسان نہ جتلائے بلکہ شیخ کا احسان سمجھے کہ اس نے خدمت کو شرفِ قبولیت بخشا۔ شیخ سے کسی قسم کی طمع یا مطالبہ نہ رکھے جتنی بھی خدمت کرے خلوص وللّٰہیت سے کرے تا کہ کمالِ ایمان سے بہرہ مند ہو۔

ادب 5 مرشد کے فرمان کو فوراً بجالائے۔ اس کے کسی فعل کی

اقتداء اس کی اجازت کے بغیر نہ کرے۔ کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال اور مقام کی مناسبت سے کام کرتا ہے۔ جو مرید کے لیے اس کی استعداد سے عالی ہونے کی وجہ سے مضر ہوتا ہے۔ البتہ قولی متابعت اختیار کرتا رہے تا کہ پیر سے محبت اور مناسبت پیدا ہو جائے۔

ادب ⑥ مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اس کی طرف متوجہ رہے یہاں تک کہ فرض و سنت کے سوا نفل نماز یا کوئی اور وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے بلکہ اس کی صحبت کیمیا اثر کو غنیمت سمجھے تا کہ شیخ کی نگاہِ شفقت حاصل ہو اور اس کے فیضِ باطن سے حصہ ملے۔ مشائخ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ شیخ کی موجودگی میں وقوفِ قلبی کی بجائے رابطۂ قلبی (شیخ کے قلب سے مربوط رہنا) زیادہ مفید ہے۔

ادب ⑦ شیخ کی صحبت میں باادب ہو کر نہایت عاجزی سے خاموش بیٹھا رہے۔ اور اس کے کلام قدسی کو نہایت غور سے سنتا رہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھے اس کی اجازت کے بغیر کلام نہ کرے۔ بوقتِ ضرورت

مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے۔ گفتگو آہستگی اور نرمی سے کرے نیز اپنی آواز مرشد کی آواز سے بلند نہ کرے۔ کوئی بات ایسی نہ کہے جو پیر کی سبکی اور گرانی کا سبب بنے۔

ادب 08 پیر کی مجلس میں اپنے آپ کو کسی طرح ممتاز نہ کرے اور اپنے تئیں حقیر، نیاز مند، تشنگی اور طلب سے بھرا ہوا ظاہر کرے۔

ادب 09 مرشد کی نشست گاہ پر نہ بیٹھے، اس کے مصلیٰ پر پاؤں نہ رکھے۔

ادب 10 بلا اجازت اس کے سامنے کھانا نہ کھائے، نہ پانی پیئے، نہ وضو کرے، نہ اس کے برتن استعمال کرے، اس کی طہارت اور وضو کی جگہ طہارت یا وضو نہ کرے۔ جو آداب شیخ کے روبرو بجالاتا ہے وہی پیچھے بھی بجالائے تاکہ اخلاص نصیب ہو۔

ادب 11 جس جگہ مرشد بیٹھا ہوا ہو اس طرف پاؤں نہ پھیلائے اس کی طرف منہ کر کے نہ تھوکے اگرچہ سامنے نہ ہو۔

ادب 12 شیخ کے سایہ پر قدم نہ رکھے اور حتیٰ الامکان ایسی جگہ

کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے۔

ادب 13 شیخ کے آگے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ سعادت سمجھے۔

ادب 14 جب شیخ کھڑا ہو تو مرید بھی کھڑا ہو جائے اور اس کے بیٹھنے کے بعد بیٹھے۔

ادب 15 شیخ کے روبرو اور پسِ پشت یکساں رہے اپنا ظاہر اور باطن ایک طرح پر رکھے یعنی دل اور زبان کے درمیان کسی قسم کا فرق نہ رکھے۔

ادب 16 مرشد کے تمام اقوال و افعال کو راست جانے، اعتراض نہ کرے، دل میں شک و شبہ نہ لائے۔ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ یاد کرے۔

ادب 17 شیخ کی سختی اور ڈانٹ ڈپٹ سے دل تنگ نہ ہو اور بدگمانی کو راہ میں نہ آنے دے کیونکہ شیخ کی سختی طالب کے لیے صیقل

(چمکانے) کا کام کرتی ہے۔

ادب 18 دل میں کوئی شبہ گزرنے کی صورت میں فوراً مناسب طریقے سے عرض کر دے اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنی فہم کا قصور سمجھے۔ اگر مرشد کوئی جواب نہ دے تو جان لے کہ میں جواب کے لائق نہ تھا۔

ادب 19 مباحثہ اور جھگڑے وغیرہ کی صورت نہ بنائے۔ مرشد کے کلام کو رد نہ کرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔

ادب 20 شیخ کے روبرو بیہودہ باتیں نہ کرے اور نہ ہی کسی کے عیوب بیان کرے۔

ادب 21 مرشد کے قرابت داروں اور عزیزوں سے محبت و مودّت رکھے۔ اس کے دوستوں، محبوبوں اور نیز پیر بھائیوں اور طالبوں کی رعایت کرے، اس کی بدگوئی اور اس کے مخالفوں سے دور رہے تاکہ استقامت حاصل ہو۔

ادب 22 اپنے احوالِ باطنی (اچھے ہوں یا بُرے) مرشد کے سامنے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب روحانی ہے اطلاع کے بعد اصلاح کرے گا۔ مرشد کے کشف پر اعتماد کر کے سکوت نہ کرے۔

ادب 23 خواب جو کچھ دیکھے وہ مرشد کی خدمت میں عرض کرے اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو وہ بھی بیان کرے۔

ادب 24 جو وِرد وظیفہ مرشد تعلیم کرے اسی کو اپنا معمول بنائے اس کے علاوہ تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اپنی طرف سے شروع کیے ہوئے ہوں یا کسی دوسرے نے بتائے ہوں۔ البتہ اعمال مسنونہ مستثنٰی ہیں۔

ادب 25 شیخ کے پاس بیٹھ کر وظیفہ وغیرہ میں مشغول نہ ہو اگر کچھ پڑھنا لازمی ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے۔

ادب 26 جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب یا مراقبہ میں دیکھے کہ کسی دوسرے بزرگ سے فیض پہنچ رہا ہے تو یہ خیال کرے کہ میرے مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی

صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

ادب 27 مرشد کا کلام دوسروں کے سامنے اس قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں جس بات کے بارے میں یہ گمان ہو کہ عام لوگوں کی سمجھ سے بالا ہے تو اسے ہرگز بیان نہ کرے۔ کیونکہ بعض باتیں صرف خواص کے لیے ہوتی ہیں۔

ادب 28 اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قبول کرے، دل میں کوئی دنیوی خیال نہ لائے۔

ادب 29 اپنے شیخ کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شیخ کی طرف بغرضِ بیعت رجوع نہ کرے تا کہ سعادت مندی کی دولت سے مالا مال ہو۔

ادب 30 جب مرشد اس دارِ فانی سے رحلت فرما جائے تو اس کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرے تا کہ تعلق روحانی باقی رہے۔

پیر بھائیوں کے آداب

مرید کو چاہیے کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔ تمام آداب کا خلاصہ اور نچوڑ یہی ہے مزید تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ادب ① مرید اگر اپنے پیر بھائی کی خطا اور لغزش پر مطلع ہو تو اس کی پردہ پوشی کرے۔

ادب ② جو مرید لوگوں کے عیوب کو دیکھے اور ان کو بُرے مقاصد پر محمول کرے تو اس کا باطن ویران ہو جائے گا۔ طبرانی شریف میں مرفوع روایت ہے کہ جو شخص لوگوں کے عیوب تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب تلاش کرے گا اور جس کے عیوب اللہ تعالیٰ

تلاش کرے گا تو اس کو ذلیل و خوار کر دے گا اگرچہ وہ اپنے کجاوہ کے بیچ ہی میں ہو۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بخدا! ہم ایسی جماعت دیکھتے تھے کہ ان میں کوئی عیب نہ تھا پھر جب وہ لوگوں کے عیبوں کی جاسوسی اور تلاش میں پڑ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عیوب بھی ظاہر کر دیئے۔ حضرت شیخ علی مرضعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس نے پیر بھائیوں کو نہ چھپایا در حقیقت اس نے اپنی لغزشوں کے پردے کھول دیئے۔ سید احمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب تم کسی کو پوشیدہ گناہ کرتے دیکھو تو اسے پوشیدہ زجر کرو، اگر اعلانیہ کرتے دیکھو تو اعلانیہ نصیحت کرو۔

ادب 3 مرید کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کی دنیوی خیر خواہی بھی کرے، مگر اس سے بڑھ کر ان کی دینی خیر خواہی کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ.)) [صحیح مسلم، حدیث:۲۰۵]

''دین خیر خواہی کا نام ہے۔''

ادب ④ اگر کوئی مرید ساری رات جاگ کر عبادت کرے تو بھی اپنے آپ کو اس بھائی سے افضل نہ سمجھے جو فقط سحری کے وقت جاگے بلکہ اس کی نیند کو اپنی عبادت سے افضل جانے۔

ادب ⑤ سالک پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو تمام مسلمانوں سے کم تَر سمجھے، ایسا نہیں کرے گا تو متکبرین میں شمار ہوگا۔ سید عبدالعزیز دیرینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ سالک اپنے آپ کو تمام مخلوق سے کم تَر سمجھے۔

ادب ⑥ سالک کو چاہیے کہ اپنے بھائیوں کو اپنی ذات پر ترجیح دے اور ان کی ایذاؤں کو برداشت کرے۔

ادب ⑦ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ بھائی کے آداب میں سے ہے کہ اپنے بھائیوں کی خدمت کرے پھر ان کے پاس معذرت پیش کرے کہ ان کا جو حق تھا وہ ادا نہیں ہوسکا۔

ادب ⑧ اگر سالک کسی مجلس ذکر سے پیچھے رہ جائے تو وہ اپنے

آپ کو سب بھائیوں کے سامنے ملامت کرے۔ اس ادب میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے عم عصروں پر سبقت لے گئے تھے۔

ادب 09 سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنے نفس کی طرفداری کر کے بحث کی، وہ ہلاک ہوا۔

ادب 10 سالک پر حق ہے کہ وہ تہمت والے مواقع سے اور ناشائستہ کاموں کے ارتکاب سے دور رہے۔

ادب 11 سالک کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کو محبت و الفت سے آداب سکھائے، مگر اپنے آپ کو ان سے افضل نہ سمجھے۔

ادب 12 سالک کو چاہیے کہ اپنے جان و مال سے اپنے پیر بھائیوں کی خدمت کرے۔ حدیث پاک میں ہے:

((وَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ.))

[جامع ترمذی، حدیث:۱۴۲۵]

''جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد میں ہے۔''

ادب 13 اگر شیخ کسی مرید کو مجلس سے نکالے یا اس پر عتاب کرے تو اس کے دوسرے پیر بھائی اس کی غیبت میں مبتلا نہ ہوں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں غیبت کرنے والے اس نکالے ہوئے شخص سے زیادہ بدحال اور گنہگار ہوں۔

ادب 14 سالک کو چاہیے کہ وہ جماعت کے کمزوروں، ضعیفوں، معذوروں اور بوڑھوں کی خدمت کرے۔ حضرت سید علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے اوپر رحمت کا نزول چاہے وہ کمزوروں کی مدد کرے اور سمجھے "هٰذَا شَرَفِيْ" (یہ میری عزت ہے)

ادب 15 سید علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص تم پر ظلم کرے تو تم اسے معاف کر دو۔ یوں مت کہو کہ شریعت نے مجھے ظلم کے برابر بدلہ لینے کی اجازت دی ہے۔ بہت سی چیزیں شریعت میں جائز ہیں، مگر ان کا ترک کرنا افضل ہوتا ہے۔

ادب 16 سید علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب تیرا بھائی تجھے ملنے کے لیے آئے تو اسے کھڑا ہو کر نہایت اکرام سے ملا کر۔

ادب 17 اگر سالک اپنے کسی پیر بھائی سے ناراض ہو جائے تو تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہے۔ پھر اگر سالک نے گفتگو کرنے کی غرض سے سلام میں پہل کر لی تو بہت اچھا اب اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ورنہ سالک پر الزام نہیں، ناراضگی اور نہ بولنے کا گناہ دوسرے پر ہوگا۔

ادب 18 سالک کو چاہیے کہ اس کے پیر بھائیوں میں سے جو بھی اس پر احسان کرے تو یہ اس احسان کا بدلہ چکانے کی کوشش کرے۔

ادب 19 سالک کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولے۔ حدیث پاک کے مطابق ایک فرشتہ اس کو کہے گا کہ

((وَلَکَ بِمِثْلٍ.)) [صحیح مسلم، حدیث: ۷۱۰۳]

''تیرے لیے بھی اس جیسا ہو۔''

یاد رکھیں! فرشتے کی دعا رد نہیں ہوتی۔

ادب 20 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تو اپنے بھائی کی مروت پر اعتماد کر کے اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کر۔

ادب 21 سالک کو چاہیے کہ جب اس کا بھائی اپنی مصیبت کی حالت میں اس سے مدد چاہے تو وہ اس پر بخیلی نہ کرے۔ اگرچہ اپنے جبہ، زائد جوتوں اور گیہوں وغیرہ سے ہو۔

ادب 22 سالک کو چاہیے کہ اپنے پیر بھائیوں سے گفتگو کرتے ہوئے شیریں زبان سے کلام کرے۔ اگر بدزبانی سے معاملہ کرے گا تو محروم ہو جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے:

((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ.))

[جامع ترمذی، حدیث:۱۹۹۶]

''بُرا آدمی وہ ہے جس کی بدمزاجی کی وجہ سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔''

سید علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بولنے میں احتیاط، لقمہ اور کپڑوں میں احتیاط سے زیادہ ضروری ہے۔

ادب 23 سالک کو چاہیے کہ گناہ سے نفرت کرے، گنہگار سے نفرت نہ کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاز کے متعلق فرمایا:

((وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا.)) [صحیح مسلم، حدیث:۱۲۸۴]

''یہ ایسا پودا ہے کہ میں اس کی بو کو ناپسند کرتا ہوں۔''

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاز کے بارے میں نہیں اس کی بو کے بارے میں ناگواری کا اظہار فرمایا۔

ادب 24 سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے پیر بھائیوں کی حاجات کو نفلی عبادات پر مقدم رکھے۔

ادب 25 حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ طریقت میں ترقی پانے والے لوگ وہ ہیں جن کو پیر بھائیوں کے بیت الخلاء بھی صاف کرنے پڑیں تو اسے اعزاز سمجھیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، سید علی خواص رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ جیسے حضرات نے اپنے وقت میں یہ خدمت کی۔ حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی جماعت کے افراد کے لیے استنجا گاہیں صاف کرتے تھے اور بارگاہِ ایزدی میں اس سعادت کے حصول پر شکر ادا کرتے تھے۔

ادب 26 سالک کو چاہیے کہ دورانِ سفر ضرورت کی اشیاء چاقو، قینچی اور مصلیٰ وغیرہ پاس رکھے تا کہ بوقت ضرورت دوسروں

کی خدمت کر سکے۔

ادب 27 سالک سے اگر کسی پیر بھائی کی بے ادبی ہو جائے تو اس پر حق ہے کہ وہ عاجزوں اور ذلیلوں کی شکل بنا کر معافی مانگے۔مثلاً اپنا سر ننگا کرے یا جوتوں کے پاس کھڑا رہے۔ہر پیر بھائی مرشد کی نشانی ہوتا ہے اس کی بے ادبی کسی طرح درست نہیں۔

ادب 28 اگر سالک سے اس کا کوئی پیر بھائی معافی مانگے تو اسے چاہیے کہ معاف کر دے۔ترمذی شریف کی روایت ہے:

((مَنْ أَتَاهُ أَخوهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذٰلِكَ مِنْهُ مُحِقًّا أَوْ مُبْطِلًا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الحَوْضَ.))

[مستدرک الحاکم،حدیث:۷۲۵۸]

"جس شخص کے پاس اس کا بھائی کسی گناہ کی معافی مانگنے کے لیے آئے تو چاہیے کہ بھائی کا عذر قبول کرے وہ بھائی سچا ہو یا جھوٹا۔اگر عذر قبول نہ کیا تو پھر میرے حوض پر نہ آئے۔"

ادب 29 سالک کو چاہیے کہ اگر کوئی پیر بھائی اس سے طاعات و

منصب میں آگے بڑھ جائے تو اس سے حسد نہ کرے۔

ادب 30 سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو کسی دوسرے شیخ کی جماعت سے افضل نہ سمجھے کیونکہ وہ بھی طریقت میں اس کے بھائی ہیں۔

طریقت کے آداب

طالب صادق کو چاہیے کہ وہ طریقت کے آداب کو ہر وقت ملحوظ رکھے۔

ادب 1 سالک کو چاہیے کہ لوگوں کی صحبت اور دنیوی تعلقات سے علیحدہ ہوجائے اور اخلاص کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول ہوجائے۔ اس کا مطلب رہبانیت نہیں بلکہ دست بکار و دل بیار ہے۔

ادب 2 سالک کو چاہیے کہ اپنے آپ کو عام لوگوں کی محفلوں سے دور رکھے تو یہ نیت کرے کہ میں لوگوں کو اپنی بُرائی اور ایذاء رسانی سے بچاتا ہوں۔ یہ ہرگز نہ سوچے کہ میں اچھا ہوں اور لوگ بُرے ہیں۔ اگر ایسا سوچے گا تو مردود ہوجائے گا۔

ادب ③ سالک کو چاہیے کہ سلوک سے رضائے الٰہی حاصل کرنے کی نیت ہو۔ اگر شیخ و مقتدا بننے کی نیت کرے گا تو شرک کا مرتکب ہوگا اور تباہ ہوجائے گا۔

ادب ④ سالک اگر کسی منزل میں جلدی کامیاب نہ ہو تو دل تنگ نہ ہو صبر اور مسکینی کو اپنائے رکھے۔

ادب ⑤ سالک کے پاس اپنی حاجات سے زیادہ مال ہو تو اسے فقراء میں تقسیم کر کے آخرت کا ذریعہ بنائے۔

ادب ⑥ سالک کو چاہیے کہ لذیذ طعام، لذیذ مشروبات اور لہو ولعب کو ترک کرے اور ذکر کی لذت حاصل کرنے کا طالب بنے۔

ادب ⑦ سالک اپنی خوشحالی پر خوش ہو کر اترائے نہیں تنگ حالی سے تنگ ہو کر گھبرائے نہیں بلکہ تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے۔

ادب ⑧ سالک اپنے اسلاف کو بھی کم نظری اور حقارت سے نہ دیکھے۔

ادب ⑨ سالک اپنے آپ کو موسیقی اور ٹی وی وغیرہ سے بچائے اور قرآنِ مجید کی لذت پانے کا متمنی رہے۔

ادب 10 سالک کو چاہیے کہ لوگوں کی تعریف کرنے اور نیک کہنے سے مغرور نہ ہو بلکہ اسے آزمائش سمجھے۔

ادب 11 سالک اپنے آپ کو تمام مخلوق سے کم تر اور حقیر سمجھے کیونکہ مخلوق کی باطنی خوبیوں سے یہ آگاہ نہیں ہے۔

ادب 12 سالک اگر کوئی ناشائستہ کام کر بیٹھے تو اپنے نفس کو سزا دے مثلاً اس کی مرغوبات روک لے اور اسے مجاہدہ و مشقت میں ڈالے۔

ادب 13 سالک کو چاہیے کہ زمانے کے احوال اور دنیا کی باتوں کو جاننے کے لیے اخبار بینی وغیرہ سے پرہیز کرے۔ اس سے دل میں انتشار پیدا ہوتا ہے اور قلب کی توجہ مقصودِ اصلی سے ہٹ جاتی ہے۔

ادب 14 سالک کو چاہیے کہ عاجزی اور خواری میں اپنی عزت جانے اور ظاہر کی بربادی میں اپنے باطن کی آبادی سمجھے۔

ـــہ پارہ پارہ کرد درزی جامہ را
کس زند ایں درزی علامہ را

''درزی کپڑے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر ان کو حسین لباس بناتا ہے کوئی اس پر طعن نہیں کرتا بلکہ قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔''

ادب 15 اگر سالک پر کوئی ظلم کرے تو یہ بدلہ لینے کا خواہاں نہ ہو بلکہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے صبر کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار سے پتھر کھا کر بھی ان کے لیے دعائیں کی ہیں۔

ادب 16 سالک کو چاہیے کہ جب بھوک لگے تب کھانا کھائے، جب نیند آئے تب سوئے۔ عادتاً کھانے اور سونے سے پرہیز کرے۔

ادب 17 سالک کو چاہیے کہ ذکر اللہ کی کثرت کرے اور نفس کے حیلوں میں نہ آئے۔

ادب 18 سالک کو چاہیے کہ اپنی عبادت اور نیکی کی تعریف نہ کرے بلکہ دل میں پسندیدگی کا خیال بھی نہ لائے۔

ادب 19 سالک کو چاہیے کہ کرامات کا طالب نہ ہو اگر کرامت سرزد بھی ہو جائے تو اسے اپنے عیوب کی مانند چھپائے اور اپنا امتحان سمجھے۔

ادب 20 سالک کو چاہیے کہ اہل دنیا سے ہرگز میل جول نہ رکھے، فقراء کی صحبت اختیار کرے۔

ادب 21 سالک کو چاہیے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اس سے دنیا سے بے تعلقی پیدا ہوتی ہے۔

ادب 22 سالک کو چاہیے کہ ضروریاتِ دین کا علم لازماً حاصل کرے اور بے علم اور جاہلوں سے دور رہے۔

ادب 23 سالک کو چاہیے کہ سوائے اپنی زوجہ کے کسی کو بھی شہوت کی نظر سے نہ دیکھے۔

ادب 24 سالک کو چاہیے کہ اپنے اندر اخلاقِ حمیدہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

ادب 25 سالک کو چاہیے کہ رزقِ حلال اور صدقِ مقال کو اپنے فرائض میں سے جانے۔

؎ علم و حکمت زاید از نان حلال
عشق و رقت آید از نان حلال

''رزقِ حلال سے علم وحکمت میں اضافہ ہوتا ہے رزقِ حلال سے عشق ورقت حاصل ہوتی ہے۔''

ادب 26 سالک کو چاہیے کہ اپنی تنگدستی اور تکلیف کوحتی الوسع کسی پر ظاہر نہ کرے اگرچہ مخلص دوست ہی کیوں نہ ہو۔

ادب 27 سالک کو چاہیے کہ امانت میں خیانت نہ کرے، منافقت سے دور رہے ایسا نہ ہو ظاہر میں اللہ تعالیٰ کا دوست اور باطن میں دشمن ہو۔

ادب 28 سالک کو چاہیے کہ اپنی خوبیوں اور دوسرں کی خامیوں پر نظر نہ رکھے۔

اسباقِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا طریقہ تعلیم وتشریح اسباق درج کرنے کا یہ مقصد نہیں کہ لوگ تعلیم شیخ کے بغیر ان اسباق کی ترکیب و اثرات پڑھ کر اپنی سمجھ کے مطابق عمل کر کے اپنی رائے سے ان کی تکمیل تجویز کرتے جائیں، بلکہ طالب حق کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی مجاز سلسلہ شیخ کے ہاتھ پر بیعت کر کے طریقہ اخذ کرے اور جس طرح اس کا شیخ اس کو سلسلہ عالیہ کے اسباق کی تعلیم دیتا رہا ہے اس کے ارشاد کے مطابق عمل کرتا رہے اور اپنے احوال اپنے شیخ کی خدمت میں

پیش کرتا رہے تاکہ شرِ نفس وشیطان سے محفوظ رہے۔

اسباق کی تشریح درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شیخ جب کسی مرید کو کسی سبق کی تعلیم دے تو وہ اس کی نیت وطریقہ وغیرہ اس سے سمجھ سکے اور صرف اپنے متعلقہ اسباق کے اثرات کو اس میں پڑھ کر اطمینان کر سکے کہ اس کے عمل کے اثرات صحیح انداز پر مرتب ہو رہے ہیں یا نہیں۔ اگر اثرات محسوس نہ ہوں تو عمل میں جس قسم کی کوتاہی ہو رہی ہو اس کا تدارک کر سکے اور اپنے شیخ سے رجوع کر کے اس کی دعا و توجہات و تعلیمات سے مستفیض ہو سکے۔ اگر کوئی طالب اپنے نفس کے تابع ہو کر اپنی مرضی سے ان اسباق کو کرے گا تو بجائے فائدہ کے نقصان کا خطرہ ہے۔

واضح ہو کہ مشائخ کرام نے صفائی باطن کے تین طریقے مقرر کیے ہیں۔ پہلا طریقہ ''ذکر'' ہے خواہ اسمِ ذات کا ذکر ہو یا نفی اثبات کا، دوسرا طریقہ ''مراقبہ'' اور تیسرا طریقہ ''رابطۂ شیخ'' ہے۔ جس قدر ان اُمور میں کمی ہوگی اسی قدر راستہ کے طے کرنے میں دیر لگے

گی۔ان تینوں طریقوں کا بیان یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں سب سے پہلے لطائف میں اسمِ ذات کا ذکر کرتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

انسان کے جسم میں دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے۔پیر کو چاہیے کہ اپنے بائیں ہاتھ کی دو انگلیاں مرید کے بائیں پستان کے ذرا نیچے پہلو کی طرف چوڑائی میں رکھ کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کا سرا ان انگلیوں کے ساتھ ملا ہوا رکھ کر (یا صرف اندازہ سے دو انگشت کے فاصلہ پر رکھ کر) بتائے کہ یہ قلب (دل) کا منہ ہے، پیر اس جگہ پر انگشت شہادت کا دباؤ دے کر اسمِ ذات ''اللّٰہ'' تین مرتبہ زبان سے کہے اور مرید کے دل میں توجہ رکھے، پھر انگلی اُٹھا لے اور ذکر کی ترکیب اس طرح بتائے کہ جب دنیاوی کاموں سے فرصت پائے تو باوضو

تنہائی میں قبلہ رُو بیٹھ کر زبان تالو سے لگائے اور دل کو تمام پریشان خیالات وخطرات سے خالی کر کے پوری توجہ اور نہایت ادب کے ساتھ اپنے خیال کی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھے کہ وہ ایک ذات ہے جو تمام کامل صفتوں والی ہے اور ہر قسم کے نقائص وعیوب سے پاک ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں۔ نیز خیال کرے کہ جس جگہ مرشد نے انگلی رکھی ہے وہاں قلب کے منہ میں گویا سوراخ ہوگیا ہے اور اس سوراخ سے میرے دل میں فیضانِ الٰہی کا نور آرہا ہے اور دل کے زنگ وظلمات وکدورات اس نور کی برکت سے دور ہو رہے ہیں اور دل اس کے شکریہ میں اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔ اس خیال کے ساتھ نور کو اپنے دل میں کھینچ کر لائے اور اس ذکر کے خیال میں اتنا محو ہو جائے کہ اپنی بھی خبر نہ رہے، اس کو استغراق کہتے ہیں اور یہ ایک اچھی حالت ہے لیکن اگر ادھر ادھر کے خیالات آئیں تو ان کو ہٹانے کی کوشش کرے یعنی

اپنی توجہ ان خیالات سے ہٹا کر ذکر اور حصولِ فیضان کی طرف لگائے کہ یہ مجاہدہ استغراق سے کہیں افضل ہے۔

ذکر کرتے وقت خواہ دوزانو بیٹھے یا مربع یعنی چوکڑی مار کر بیٹھ جائے، آنکھیں بند کر لے، ناک سے سانس حسبِ معمول آتا جاتا رہے، کچھ دیر تسبیح کے ساتھ اس طرح ذکر کرے کہ تسبیح کا دانہ ہاتھ سے جلدی جلدی چلاتا جائے اور دل پر اللہ اللہ کا خیال گزارتا جائے، زبان یا حلق وغیرہ سے نہ کہے بلکہ زبان تالو سے لگی رہے۔ آنکھیں بند رہیں، دل کی طرف گردن جھکی ہوئی ہو، اگر برداشت ہوسکے تو سر اور منہ پر رومال وغیرہ ڈال لیں تاکہ خیالات منتشر ہونے سے امن رہے۔ اس طرح کم از کم دس تسبیح یعنی ایک ہزار اسمِ ذات کا ذکر کرے اور جس قدر زیادہ ہوسکے یا جس قدر شیخ ارشاد فرمائے ذکر کرے، پھر تسبیح رکھ کر اندازاً اتنی ہی دیر تک ذکر اور حصولِ فیض کے خیال میں بیٹھا رہے۔ اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔

فراغت کے بعد دعا مانگے، روزانہ ایک مخصوص وقت میں اس وظیفہ پر عمل کرتا رہے۔

نیز چلتے پھرتے، لیٹے، اُٹھتے، بیٹھتے غرض یہ کہ ہر وقت دل میں ذکر کا خیال رکھے تا کہ ''ہاتھ کار میں اور دل یار میں مشغول'' کا مصداق ہوجائے اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ جاری ہوجائے۔ دل کے ذاکر ہونے کی کیفیت اکثر لوگوں کو نبض کی حرکت یا گھڑی کی ٹک ٹک وغیرہ کی مانند ہوتی ہے۔ ہدایت الطالبین میں ہے کہ ''حرکت ذکر از دل بسمع خیال برسد'' یعنی حرکت ذکر دل سے خیال کے تصور سے سنی جاتی ہے۔ مشائخ کرام اس حرکت پر اسمِ ذات کا تصور کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ تا کہ حدیث قدسی ((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ.[1])) ''میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں۔'' کا مصداق ہوجائے۔ دل کے جاری ہونے کا

---

① [صحیح بخاری، حدیث:۷۴۰۵]

مطلب یہ ہے کہ لفظ مبارک ''اللہ'' خیال کے کان سے صاف طور پر سنا جائے محض لطیفہ کی حرکت مراد نہیں ہے۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر میں بھی اسی حرکت کی طرف اشارہ ہے:

ے کس ندانست کہ منزل گہ آں یار کجاست
ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

''کوئی نہیں جانتا کہ اس یار کی منزل کہاں ہے اتنا ہے کہ ایک گھنٹی کی آواز آرہی ہے۔''

اس ذکر پر اس قدر مداومت کرے کہ لطیفہ قلب اپنے مضغہ سے نکل کر اپنی اصل میں پہنچ جائے جس کی علامت یہ ہے کہ اس کی توجہ بلندی کی طرف مائل ہوجائے اور تمام جہات کی طرف سے بھول ہوجائے اور ذکر کے وقت اس کو ماسویٰ اللہ سے غفلت اور ذاتِ حق کے ساتھ محویت ہوجائے اگرچہ تھوڑی دیر ہی کے لیے ہو۔ جب یہ کیفیت حاصل ہوجائے تو سمجھ لے کہ قلب اپنے

مضغہ سے نکل کر اپنی اصل میں پہنچ گیا۔ اگر چہ کشف نہ ہو کیونکہ کشف اس زمانے میں حلال اور طیب روزی نہ ملنے کی وجہ سے بہت کم ہوتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا کیفیات میں سے کچھ بھی نہ ہو تو غفلت دور ہو کر ہر کام کرتے وقت شریعت کی پابندی کا خیال رہنا، روز بروز عملی اصلاح، حالات میں تبدیلی، شریعت کی محبت میں ترقی وغیرہ امور حاصل ہو جاتے ہیں اور شہوت جو اس لطیفہ سے تعلق رکھتی ہے اور سالک کو اپنی طرف کھینچ کر محبوبِ حقیقی سے غافل کرتی ہے اس کی اصلاح ہو کر محبوبِ حقیقی کی محبت اور اس کی رضا جوئی کی طرف رغبت ہونے لگتی ہے۔ حصولِ فیض کا اظہار طبیعتوں کے اختلاف کی وجہ سے مختلف طور پر ہوتا ہے۔ سالک کو ان واردات اور رنگوں وغیرہ میں مشغول نہیں ہونا چاہیے بلکہ تمام تر توجہ ذکر الٰہی کی طرف رکھنی چاہیے۔

نیز طالب کو چاہیے کہ دن رات میں کسی وقت حسبِ فرصت ایک

سو دفعہ درود شریف اور ایک سو مرتبہ استغفار ایک نشست میں یا متفرق طور پر پڑھ لیا کرے۔

تنبیہ

مرشد کو چاہیے کہ عورت کو ذکر اس کے دل کی جگہ پر انگلی رکھ کر نہ بتائے بلکہ پردے کے اندر زبانی تقریر یا محرم یا ذاکرہ عورت کے ذریعہ سے بتائے تاکہ شر سے محفوظ رہے۔ جب مرشد کو یہ اطمینان ہو جائے کہ مرید طالب صادق کا لطیفہ قلب ذکر الٰہی سے جاری ہو گیا ہے اور اپنی اصل میں پہنچ گیا ہے تو اس کو دوسرا سبق تلقین کرے۔

سبق 2 لطیفۂ روح

اس کا مقام دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر مائل بہ پہلو ہے۔ اس جگہ پر انگشت شہادت سے دباؤ دے کر اسمِ ذات اللہ کی تلقین کرے۔ جس طرح کہ لطیفہ قلب (سبق نمبر 1) میں مذکور ہے۔

علامت اس لطیفہ کے اپنی اصل میں پہنچنے کی علامت یہ ہے کہ یہ لطیفہ بھی قلب کی طرح ذکر سے جاری ہوجاتا ہے اور جو کیفیات ذکرقلبی میں حاصل ہوئی ہیں ان میں زیادتی ہوجاتی ہے اور غصہ وغضب جو پہلے سے طبیعت میں ہےاس کی اصلاح ہوکر وہ شریعت کے تابع ہوجاتا ہے اس کے حصول کے بعد لطیفہ سر کے ذکر کی تعلیم دے۔

سبق 3 لطیفۂ سر

اس کا مقام بائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلہ پر مائل بوسط سینہ ہے۔ اس میں بھی لطیفہ قلب و روح کی طرح ذکر تلقین کرے۔

علامت اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس میں بھی ہر دو سابقہ لطیفوں کی طرح ذکر جاری ہوجاتا ہے اور کیفیات میں

مزید ترقی ہوجاتی ہے، یہ مقام مشاہدہ اور دیدار کا ہے اور اس کے ذکر میں عجیب وغریب کیفیات ظہور میں آتی ہیں۔ اس میں حرص کی اصلاح ہوکر کاموں میں خرچ کرنے اور نیکیوں کے حاصل کرنے کی حرص پیدا ہوجاتی ہے اس لطیفہ کے اظہار کے بعد لطیفہ خفی کا ذکر بتائے۔

سبق 4 لطیفۂ خفی

اس کا مقام دائیں پستان کے برابر دو انگشت کچھ فاصلے پر مائل بوسط سینہ ہے۔ اس میں بھی حسبِ سابق ذکر تلقین کرے، اس ذکر میں: "یَا لَطِیْفُ! أَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ" کا پڑھنا مفید ہے۔

علامت اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی ذکر جاری ہوجاتا ہے اور صفاتِ رذیلہ حسد وبخل کی اصلاح ہوکر

اس لطیفہ کے عجیب وغریب احوال ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اس کے بعد لطیفہ اخفیٰ کا ذکر بتائے۔

سبق 5 لطیفہ اخفیٰ

اس کا مقام وسط سینہ ہے اس میں بھی حسبِ سابق ذکر تلقین کرے۔ اس کی سیر اعلیٰ اور یہ ولایتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام خاصہ کا مقام ہے۔

علامت اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ اس لطیفہ میں بھی ذکر جاری ہوجاتا ہے اور تکبر وفخر وغیرہ رذائل کی اصلاح ہوکر قرب و حضور و جمعیت حاصل ہوجاتی ہے۔ اگرچہ ہر لطیفہ کے ذکر میں قرب و حضور اور جمعیت حاصل ہوتی ہے لیکن لطیفہ اخفیٰ کا مقام تمام مقامات سے عالی ہے۔ ”**طُوْبٰی لِمَنْ لَّهٗ هٰذَا الْمُقَامُ وَلِمَنْ رَّاٰهُ**“ اس شخص کے لیے خوشی بختی ہے جس کے لیے یہ مقام ہے اور جس نے اس

کو دیکھ لیا'' اس کے بعد لطیفہ نفس کا ذکر تلقین کرے۔

سبق 6 لطیفۂ نفس

اس کے مقام میں صوفیائے کرام نے اختلاف کیا ہے بعض کے نزدیک ناف سے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے لیکن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کا مقام وسط پیشانی ہے۔ محققین نے اس میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ پیشانی پر اس کا سر اور زیر ناف اس کا دھڑ ہے۔ اس میں بھی بطریق سابق ذکر تلقین کرے۔ اگرچہ اس کی حرکت چنداں محسوس نہیں ہوتی پھر بھی جذب وشوق سے خالی نہیں رہتا۔

علامت اس کی اصلاح کی علامت یہ ہے کہ نفس سرکشی کی بجائے ذکر کی لذت سے سرشار ہو جاتا ہے اور ذکر میں ذوق وشوق و محویت بڑھ جاتی ہے۔ بعد ازاں لطیفہ قالبیہ کا ذکر سکھائے۔

سبق 7 | لطیفۂ قالبیہ

اس کو سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں۔ اس کا مقام و محل تمام بدن ہے یعنی روئیں روئیں سے ذکر جاری ہوجاتا ہے۔ کبھی سلطان الاذکار کی جگہ وسط سر (بالائے دماغ) میں مقرر کرتے ہیں اور انگلی رکھ کر توجہ دیتے ہیں۔ اس سے بھی بفضلہٖ تعالیٰ تمام بدن میں ذکر جاری ہوجاتا ہے۔

علامت اس کے حصول کی علامت یہ ہے کہ سالک کے جسم کا گوشت پھڑ کنے لگتا ہے۔ کبھی بازو میں، کبھی ٹانگ میں اور کبھی جسم کے کسی حصہ میں اور کبھی کسی حصہ میں۔ حتیٰ کہ کبھی کبھی تمام جسم ذکر کے ساتھ حرکت کرنے لگتا ہے اور سالک ایک عجیب کیفیت و ذوق محسوس کرتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

سبق 8 | ذکر نفی اثبات

قبل ازیں لطائف سبعہ کا بیان ہوا۔ ان لطائف میں ذکر جاری

ہونے کے بعد نفی اثبات ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کا ذکر حبس دم کے ساتھ (یعنی سانس روک کر) کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول اپنے سانس کو ناف کے نیچے بند کرے یعنی اندر کی جانب خوب سانس کھینچ کر ناف کی جگہ پر روک لے اور خیال کی زبان سے کلمہ لَا کو ناف سے نکال کر اپنے دماغ تک پہنچائے اور لفظ إِلٰه کو دائیں کندھے پر لے جائے اور لفظ إِلَّا اللّٰهُ کو عالم امر کے پانچوں لطائف میں سے گزار کر قوتِ خیال سے دل پر اس شد و مد کے ساتھ ضرب کرے کہ ذکر کا اثر تمام لطائف میں پہنچ جائے۔ اس طرح ہر دفعہ سانس روکنے کی حالت میں چند بار ذکر کرے۔ پھر سانس چھوڑتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خیال کی زبان سے کہے۔ ذکر میں معنی کا خیال رکھنا شرط ہے کہ سوائے ذاتِ حق کے کوئی مقصود نہیں ہے اور لَا کے ادا کرتے وقت اپنی ہستی اور تمام موجودات کی نفی کرے اور إِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت ذاتِ حق سبحانہٗ کا اثبات کرے۔ ایک سانس میں

طاق عدد ذکر کرنے کی رعایت کرے یعنی ابتداء میں تین بار پھر پانچ بار علیٰ ہٰذا القیاس اپنی طاقت اور مشق کے مطابق بڑھاتا جائے حتیٰ کہ ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچائے۔ اگر طاق عدد کی رعایت ہو سکے تو مفید ہے شرط نہیں ہے۔ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی و انکساری سے حق سبحانہ وتعالیٰ کی جناب میں یہ التجا کرے ''خداوندا! مقصودِ من توئی و رضائے تو مرا محبت و معرفت خود بِدہ'' (یاالٰہی! تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا کا طالب ہوں اپنی محبت و معرفت مجھے عنایت فرما) اگر اکیس بار تک پہنچایا اور کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر شروع سے یعنی تین بار سے بڑھا کر اکیس بار تک لے جائے، بازگشت، نگہداشت، وقوفِ قلبی، وقوفِ عددی وغیرہ کی رعایت کرے جن کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔

اثرات اس ذکر کے اثرات یہ ہیں کہ اس سے حرارتِ قلب، ذوق وشوق، رقت قلب، نفی خواطر، زیادتی محبت حاصل

ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ کشف کے حاصل ہونے کا سبب ہوجائے۔ چونکہ اس ذکر میں گرمی بہت ہوتی ہے اس لیے مرشد کو چاہیے کہ گرمیوں میں اس ذکر کی تلقین نہ کرے بلکہ سردیوں میں بھی سالک کی طبیعت کا اندازہ کر کے کمی بیشی کا حکم کرے۔ حتیٰ کہ بعض بزرگوں نے اس ذکر کو پانی میں کھڑے ہوکر کیا ہے۔ اگر سانس کا روکنا تکلیف دے تو ایسے شخص کو سردیوں میں بغیر سانس روکے اور بلا رعایتِ وقوفِ عددی اس ذکر کو کرنا چاہیے۔ واضح ہو کہ یہ ذکر تمام سلوک کا مکھن ہے اس لیے طالب صادق کو اس کے حصول میں پوری کوشش کرنی چاہیے۔

سبق 9 / ذکر تہلیل لسانی

اس ذکر کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر نفی اثبات کے ذکر میں بیان ہوا، مگر اس میں سانس نہیں روکا جاتا اور کلمہ شریفہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کا ذکر شرائط مذکورہ بالا کے ساتھ زبان سے کیا جاتا ہے خیال سے نہیں۔

اس کی ادنیٰ تعداد گیارہ سو مرتبہ اور اعلیٰ پانچ ہزار مرتبہ ہے۔ اگر ایک وقت میں نہ ہو سکے تو دن رات کے متفرق وقتوں میں پورا کر لے۔ اس سے بھی زیادہ کرے تو زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ اس ذکر کو چلتے پھرتے، لیٹے بیٹھے، وضو سے یا بے وضو ہر وقت کر سکتا ہے البتہ باوضو ہونا افضل اور معنیٰ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اثرات اس کے اثرات بھی حسبِ سابق ہیں۔ ہر دو طریقہ کے ذکر نفی اثبات پر خطرات کی نفی، حضورِ قلب، لطائف کی اپنے مقامات سے فوق الفوق کی طرف کشش اور دل پر فوق یا کسی اور جانب سے واردات کا نزول ہونا ہے۔ حتیٰ کہ واردات کا نزول ہو کر سالک پر فنا کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

نیاتِ مراقبات

صفائی باطن کا دوسرا طریقہ مراقبہ ہے۔ دل کو وساوس و خطرات سے خالی کر کے فیضِ خداوندی اور رحمتِ الٰہی کا انتظار کرنا اور اس کے مورد پر وارد ہونے کا لحاظ کرنا مراقبہ کہلاتا ہے۔ جس لطیفہ پر فیض الٰہی وارد ہوتا ہے اس لطیفہ کو موردِ فیض کہتے ہیں۔ اب مشائخ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم کے مراقبات کی نیات و کیفیات واثرات درج کیے جاتے ہیں۔

سبق 10 مراقبۂ احدیت

نیت فیض می آئیدازذاتے کہ مستجمع جمیع صفات وکمالات است ومُنَزَّہ از ہر نقصان وزوال، موردِ فیض لطیفۂ قلب من است۔

''میرے لطیفۂ قلب پر اس ذات والا صفات سے فیض آرہا ہے جو تمام کمالات اور خوبیوں کی جامع ہے اور جملہ عیوب ونقائص سے مُنَزَّہ

و پاک ہے اور اسم مبارک اللہ کا مسمیٰ ہے۔''

زبانِ خیال کے ساتھ یہ نیت کر کے فیضانِ الٰہی کے انتظار میں بیٹھا رہے۔ اس مراقبہ میں جمعیت اور حضورِ قلب کی نسبت حاصل ہونے کی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور تنزیہ و تقدیس ذاتِ حق سبحانہٗ کا پوری طرح خیال رکھنا چاہیے۔

اثرات خطراتِ قلبی کے بالکلیہ زائل ہونے یا کم ہونے کو جمعیت کہتے ہیں۔ مراقبہ احدیت میں سالک کو حق تعالیٰ کے ساتھ حضور اور اس کے ماسویٰ سے غفلت حاصل ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ کم از کم چار گھڑی تک خطرے وسوسے کے بغیر یہ حضور حاصل ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ اس مراقبہ کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

مراقبات مشارب

مراقبہ احدیت کے بعد مراقبات مشارب کی تعلیم دی جاتی ہے مشارب جمع مشرب کی ہے بمعنی راہ و گھاٹ۔ ان مراقبات ۔

ذریعہ سالک مقامِ فنا تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے ان کو مشارب کہتے ہیں۔ عالم امر کے ہر لطیفہ کی اصل عرش کے اوپر ہے چنانچہ لطیفہ قلب کی اصل تجلی افعال الٰہی ہے، لطیفہ روح کی اصل تجلی صفاتِ ثبوتیہ ہے، لطیفہ سر کی اصل تجلی شیوناتِ ذاتیہ ہے، لطیفہ خفی کی اصل تجلی صفاتِ سلبیہ ہے، لطیفہ اخفیٰ کی اصل تجلی شانِ جامع ہے۔ جب تک ہر لطیفہ نورانی ہو کر اپنی اصل تک نہ پہنچے اس لطیفہ کی فنا حاصل نہیں ہوتی۔ واضح ہو کہ جب تک ہر مراقبہ کا اثر سالک کے لطیفہ پر محسوس نہ ہو ہرگز دوسرے مراقبہ کی تلقین نہ کی جائے ورنہ ماسویٰ کا خیال دل سے کبھی دور نہ ہوگا اور اس کو مقامِ فنا تک جو ولایت کا پہلا قدم ہے، رسائی نصیب نہ ہوگی۔

سبق 11 مراقبہ لطیفہ قلب

نیت سالک اپنے لطیفہ قلب کو آں سرور عالم ﷺ کے لطیفہ قلب مبارک کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے جنابِ

الٰہی میں التجا کرے کہ:

الٰہی! فیض تجلیاتِ افعالیہ کہ از لطیفۂ قلب آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ قلب حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار در لطیفۂ قلب من القا کن۔

''یا الٰہی! تجلیاتِ افعالیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفۂ قلب میں القا فرمایا ہے پیران کبار کے طفیل میرے لطیفۂ قلب میں بھی القا فرما دے۔''

اثرات اس لطیفہ کے مراقبہ میں اپنے افعال اور تمام مخلوق کے افعال سالک کی نظر سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور ایک فاعل حقیقی کے فعل کے سوا اس کی نظر میں اور کچھ نہیں آتا۔ جب اس دید کا غلبہ ہو جاتا ہے تو سالک کائنات کی ذات وصفات کو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر دیکھتا ہے اور ماسویٰ کو اس قدر بھول جاتا ہے کہ بتکلف یاد کرنے پر بھی یاد نہیں آتا اور دنیا کے غم وخوشی سے قلب متاثر

نہیں ہوتا۔ اس کو فنائے لطیفہ قلب کہتے ہیں۔

سبق 12 مراقبۂ لطیفۂ روح

نیت سالک اپنے لطیفہ روح کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ روح کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ:

الٰہی! فیض تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیہ کہ از لطیفۂ روح مبارک آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ روح حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار در لطیفۂ روح من القا کن۔

''یا الٰہی! تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ روح سے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لطیفۂ روح میں القا فرمایا ہے پیران کبار کے طفیل میرے لطیفۂ روح میں بھی القا فرمادے۔''

صفاتِ ثبوتیہ، حیوۃ، علم، قدرت، سمع، بصر ارادہ وغیرہ ہیں۔

اثرات لطیفہ روح کی فنا اس وقت حاصل ہوتی ہے جب

سالک کی نظر سے اپنی اور تمام مخلوقات کی صفات غائب ہو جائیں اور تمام صفات کی نسبت حق تعالیٰ ہی کی طرف نظر آئے۔ اس مقام میں جب سالک اپنے آپ سے اور تمام مخلوقات سے وجود کی نفی کرتا ہے جو کہ تمام صفات کی اصل ہے اور حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لیے وجود کا اثبات نہیں کرتا تو ناچار توحید وجودی کا قائل ہو جاتا ہے۔

سبق 13 مراقبۂ لطیفۂ سِر

نیت سالک اپنے لطیفۂ سِر کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ سِر کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ:

الٰہی! فیض تجلیاتِ شیونِ ذاتیہ کہ از لطیفۂ سِر مبارک آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ سِر حضرت موسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار در لطیفۂ سِر من القا کن۔

''یا الٰہی! تجلیاتِ شیونِ ذاتیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے لطیفۂ سِر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سِر میں القا فرمایا ہے پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفۂ سِر میں بھی القا فرمادے۔"

شیون جمع ہے شان کی اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ شانِ ذاتیہ ہے کہ جس سے وہ صفاتِ ثبوتیہ کے ساتھ موصوف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾﴾ [1]

"ہر روز (اللہ تعالیٰ) ایک شان میں ہے۔"

اثرات فنائے سِر یہ ہے کہ سالک اس مقام میں اپنی ذات کو حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات میں مٹا ہوا پاتا ہے اور اسے ذاتِ حق تعالیٰ کے سوا اور کوئی ذات نظر نہیں آتی۔ جب سالک ذات وصفاتِ الٰہی میں فنا ہو جاتا ہے تو طعن وملامت کی پروا نہیں کرتا اور نہ ہی کسی تعریف وتوصیف کا خواہشمند رہتا ہے صرف ذاتِ حق میں مستغرق رہتا ہے۔

---

[1] [الرحمٰن:۲۹]

سبق 14 مراقبہ لطیفہ خفی

نیت سالک اپنے لطیفہ خفی کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ:

الٰہی! فیض تجلیاتِ صفاتِ سلبیہ کہ از لطیفہ خفی آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفہ خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار در لطیفہ خفی من القا کن۔

''یا الٰہی! تجلیاتِ صفاتِ سلبیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں القا فرمایا ہے پیران کبار کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں بھی القا فرما دے۔''

صفاتِ سلبیہ کا مطلب یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، وہ جسم و جسمانی عرض و جوہر مکانی و زمانی، حال و محل، محدود و متناہی ہونے سے بھی پاک ہے۔ بے جہت، بے کیف، بے نسبت اور بے مثل ہے۔ اس کی ضد و ند، ہمسر و مثل ہونا

اس کی پاک بارگاہ سے مسلوب ومفقود ہے۔ ماں، باپ، زَن واولاد سے پاک ہے کیونکہ یہ سب حدوث کے نشانات ہیں اور ان سے نقص لازم آتا ہے، تمام قسم کے کمالات حق تعالیٰ کی جناب کے لیے ثابت ہیں۔ اس لیے امکان وحدوث کی صفات جو سراسر نقص ہیں اس کی جناب پاک سے سب مسلوب سمجھنی چاہئیں۔

اثرات اس لطیفہ کی فنا یہ ہے کہ سالک اس مقام میں حق سبحانہ وتعالیٰ کو تمام عالم سے ممتاز ومنفرد پاتا ہے اور جمیع مظہر سے مجرد ویگانہ دیکھتا ہے۔

سبق 15 مراقبۂ لطیفۂ اخفیٰ

نیت سالک اپنے لطیفۂ اخفیٰ کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے:

الٰہی! فیض تجلیاتِ شانِ جامع کہ در لطیفہ اخفائے آں سرور

عالم ﷺ افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار در لطیفۂ اخفائے مَن القا کن۔

"یاالٰہی! تجلیات شان جامع کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت ﷺ کے لطیفۂ اخفیٰ مبارک میں القا فرمایا ہے پیران کبار کے طفیل میرے لطیفۂ اخفیٰ میں القا فرمادے۔"

صفات وشیونات کی اصل کو شان جامع کہتے ہیں۔

اثرات اس لطیفہ کی فنا یہ ہے کہ سالک کو اخلاقِ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اور اخلاقِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تخلّق و اتصاف و آراستگی حاصل ہوتی ہے اور یہی اثرات آئندہ مقامات میں پختہ ہوتے رہتے ہیں۔ اس مقام میں حضور ﷺ کا پوری طرح اتباع کرنا مفید ہوتا ہے۔

تنبیہ

ان پانچوں مراقبات مشارب میں ہر مراقبہ کی نیت کر کے جب اس لطیفہ کے فیض کے انتظار میں بیٹھے تو ہر اس لطیفہ کو جس میں مراقبہ

کر رہا ہے آنحضرت ﷺ تک اپنے سلسلہ کے تمام بزرگوں کے اس لطیفہ کے سامنے ان شیشوں کی مانند جو آپس میں ایک دوسرے کے سامنے ہوں فرض کر کے خیال کرے کہ اس لطیفہ کا خیال فیض جناب باری تعالیٰ سے آں سرور عالم ﷺ کے اس لطیفہ میں آ رہا ہے پھر سلسلہ کے تمام بزرگوں کے اس لطیفہ کے آئینوں میں سے منعکس ہوکر میرے اس لطیفہ میں آ رہا ہے تاکہ حدیث قدسی: ''أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ.[1]'' (میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں) کے بموجب اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔

﴿وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾﴾ [ابراہیم:۲۰]

''اور یہ بات اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔''

نیز جاننا چاہیے کہ عالم امر کے ان پانچوں لطائف کی فنا حاصل ہونے کے بعد دائرہ امکان کی سیر ختم ہو جاتی ہے۔ اس سیر میں جمعیت، حضور، جذب لطائف بسوئے اصول خود اور حالات و واردات (جو فوق سے

---

(1) [صحیح بخاری، حدیث:۷۴۰۵]

سالک پر وارد ہوتے ہیں اور سالک ان کو برداشت کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے) کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

سبق 16 مراقبۂ معیت

نیت سالک اس مراقبہ میں آیتِ کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے) کے معنی کا خیال کرکے خلوصِ دل کے ساتھ زبانِ خیال سے یہ تصور کرے کہ:

فیض می آید از ذاتے کہ با من است و با ہر ذرّہ از ذرّاتِ کائنات بہماں شان کہ مراد اوست تعالیٰ منشاءِ فیض دائرۂ ولایتِ صغریٰ است کہ ولایتِ اولیائے عظام و ظل اسماء و صفات مقدسہ است موردِ فیض لطیفۂ قلب من۔

''اس ذات پاک سے جو میرے ساتھ اور کائنات کے ہر ذرّے کے ساتھ ہے جس کی صحیح کیفیت حق تعالیٰ ہی جانتا ہے میرے لطیفۂ قلب پر فیض آرہا ہے فیض کا منشاء و مبداء ولایتِ صغریٰ کا دائرہ ہے جو اولیائے عظام کی ولایت اور اسماء وصفات مقدسہ الٰہی کا ظل ہے۔''

اثرات اس مرتبہ میں فنائے قلبی حاصل ہوتی ہے اور دائرۂ امکان کے باقی اثرات کی تکمیل ہوا کرتی ہے۔ اس مقام میں تجلی افعالیہ الٰہیہ میں سیر واقع ہوتی ہے۔ توحید وجودی و ذوق وشوق و آہ و نالہ، استغراق و بے خودی و دوام حضور و نسیانِ ماسوا جس کو فنائے قلب بھی کہتے ہیں حاصل ہوجاتا ہے۔ اس مقام میں ذکر تہلیل لسانی توجہ قلبی کے ساتھ کرنا بہت فائدہ بخشتا ہے اور توجہ فوق سے ہٹ کر شش جہات کا احاطہ کر لیتی ہے۔ پس جب لوحِ دل سے ماسویٰ کا خیال مٹ جائے اور توجہ الی اللہ میں اس قدر محویت و استغراق ہوجائے کہ تکلف سے بھی غیر کا خیال پیدا کرنا دشوار ہوجائے اور تمام دنیوی تعلقات کا رشتہ دل سے ٹوٹ جائے تو فنائے قلبی حاصل ہوجاتی ہے جو کہ ولایت کا پہلا قدم ہے اور باقی کمالات کا حاصل ہونا اس پر موقوف ہے۔

فائدہ

حضرات نقشبند رحمۃ اللہ علیہم کا سلوک یہیں تک ہے اس سے آگے کے

اسباق بالتفصیل حضرت حق جل مجدہٗ کی جناب سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت ہوئے ہیں جن کی تفصیل آگے درج ہے۔ اس مقام کی تکمیل پر اکثر مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم سالک کو طریقہ سکھانے کی اجازت مرحمت فرما دیتے ہیں اور وہ اسی تبلیغ کے ضمن میں باقی سلوک کی تکمیل بھی کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا پیر طریقت کو چاہیے کہ جب تک خود یا وجدان سالک سے اس کے حالات میں تغیر و تبدل، جذب تام اور کمال جمعیت و حضور کو ملاحظہ نہ کرے ان مقامات کے حاصل ہونے کی نسبت بشارت نہ دے کہ اس سے طریق عالیہ کی بدنامی ہے۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا سب چیزوں کو بھولنا لطیفہ قلب کی فنا ہے اور دوام حضور یعنی اس یاد میں دائمی طور پر ثابت قدم رہنا کہ کسی وقت بھی غافل نہ ہو لطیفہ قلب کی بقا کہلاتی ہے اس کو دائرۂ ولایتِ صغریٰ کہتے ہیں اور حصولِ بقا کے بعد سالک حقیقت میں داخل ہوتا ہے۔

ولایتِ کبریٰ

جاننا چاہیے کہ کمالِ فنا ولایتِ کبریٰ میں حاصل ہوتا ہے۔ ولایتِ کبریٰ سے مراد فنائے نفس اور رذائل سے اس کا تزکیہ اور انانیت وسرکشی کا زائل ہوجانا ہے اور اس کو دائرہ اسماء وصفات شیونات بھی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ اس میں تجلیاتِ خمسہ (افعالیہ، ثبوتیہ، شیونِ ذاتیہ، سلبیہ، شان جامع) کے اصول میں سیر واقع ہوتی ہے۔ دائرۂ ولایتِ کبریٰ تین دائروں اور ایک قوس (نصف دائرہ) پر مشتمل ہے۔ وَھُوَ ھٰذا.

سبق 17 دائرۂ اُولیٰ

نیت سالک اس مراقبہ میں آیتِ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ[1] (اور ہم بندہ کی رگِ جان (شہ رگ) سے بھی زیادہ قریب ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال

[1] [ق:١٦]

کرے کہ:

فیض می آید از ذاتے کہ نزدیک تر است بمن از رگِ جان من بہماں شان کہ مراد حق است سبحانہ وتعالیٰ مورد فیض لطیفۂ نفس ولطائف خمسہ عالم امر من است منشاء فیض دائرۂ اولیٰ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایتِ انبیائے عظام واصل دائرۂ ولایتِ صغریٰ است۔

''اس ذات سے جو میری رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس قرب کی حقیقت حق تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ میرے لطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطائف پر فیض آ رہا ہے۔ فیض کا منشاء ومبداء ولایتِ کبریٰ کا دائرہ اُولیٰ ہے جو انبیاء علیہم السلام کی ولایت اور ولایتِ صغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے۔''

اس دائرۂ اولیٰ کا نصف اسفل اسماء وصفات زائدہ اور نصف عالی شیونات ذاتیہ پر مشتمل ہے۔ انسان کی جان صفاتِ الٰہیہ کا ظل ہے اور ظل اصل کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ اس لیے اصل ظل سے وجود مخلوق کے زیادہ قریب ہے اور اقربیت ومعیت کا معاملہ عقل کی

حدود سے باہر اور کامل انکشاف پر موقوف ہے۔

سبق 18 دائرۂ ثانیہ

نیت سالک اس مراقبہ میں آیتِ کریمہ **يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ**① (اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے۔

فیض می آید از ذاتے کہ او مرا دوست می دارد و من او را دوست می دارم منشاءِ فیض دائرۂ ثانیہ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایتِ انبیائے عظام علیہم السلام واصل دائرۂ اولیٰ است مورِدِ فیض لطیفۂ نفس من است۔

''اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آ رہا ہے۔ فیض کا منشاء و مبدا ولایتِ کبریٰ کا دائرۂ ثانیہ ہے جو انبیاء عظام علیہم السلام کی ولایت اور دائرۂ اُولیٰ کی اصل ہے۔''

---

① [المائدۃ:۵۴]

سبق 19 دائرۂ ثالثہ

نیت سالک اس مراقبہ میں آیتِ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ[1] (اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے۔

فیض می آید از ذاتے کہ او مرا دوست می دارد و من اورا دوست می دارم منشاءِ فیض دائرۂ ثالثہ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایت انبیائے عظام علیہم السلام واصل دائرہ ثانیہ است موردِ فیض لطیفۂ نفس من است۔

''اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفۂ نفس پر فیض آرہا ہے فیض کا منشاء و مبدا ولایتِ کبریٰ کا دائرۂ ثالثہ ہے جو انبیاءِ کرام علیہم السلام کی ولایت اور دائرۂ ثانیہ کی اصل ہے۔''

---

(1) [المائدۃ: ۵۴]

سبق 20 مراقبۂ قوس
نیت سالک اس مراقبہ میں بھی آیتِ کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ[1] (اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں) کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے۔

فیض می آید از ذاتے کہ او مرا دوست می دارد و من او را دوست می دارم منشاء فیض قوس ولایتِ کبریٰ است کہ ولایت انبیاء عظام علیہم السلام و اصل دائرۂ ثالثہ است مورِدِ فیض لطیفۂ نفس من است۔

''اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں میرے لطیفۂ نفس پر فیض آ رہا ہے۔ فیض کا منشاء و مبداء ولایتِ کبریٰ کی قوس ہے جو انبیاء عظام علیہم السلام کی ولایت اور دائرۂ ثالثہ کی اصل ہے۔''

پس دوسرے دائرہ میں پہلے دائرہ کی اصل میں سیر واقع ہوگی اور

---

(1) [المائدۃ: ۵۴]

تیسرے دائرہ میں اس اصل کی اصل میں اور قوس میں اصل کی اصل میں سیر واقع ہوگی۔ یہ اُصولِ ثلاثہ حضرت ذات میں اعتبارات ہیں جو کہ صفات وشیونات کے مبادی ہیں۔

ہر سہ دائرہ اور قوس کے اثرات

نظر کشفی میں ان تینوں دائروں اور قوس کے حصول میں امتیاز و فرق، ضعف وقوت میں کثرت وقلت انوار ہے اور نسبت فوق نیچے والی نسبت سے زیادہ بے رنگ ہوتی ہے یعنی اس طرح پر کہ پہلے دائرہ اقربیت میں آگے کے ڈھائی دائروں سے زیادہ قوت اور انوار کی کثرت ہے۔ دوسرے دائرے میں اس سے کم اور ضعیف اور تیسرے میں دوسرے سے کم اور ضعیف اور قوس میں اس سے کم اور ضعیف۔ بعض کشف والی طبیعتوں پر ہر دائرہ سورج کی ٹکیہ کی مانند منور ظاہر ہوتا ہے اور جس قدر یہ دائرہ منکشف ہوتا ہے اسی قدر نور کی چمک ظاہر ہوتی ہے اور بڑھتی رہتی ہے اور جتنا دائرہ طے

ہونے سے باقی رہتا ہے آفتاب کے کسوف (گرہن) کی مانند نظر آتا ہے اور اس مقام میں نفس کو استہلاک و اضمحلال (ہلاک ہونا اور گھٹنا) ہوتا ہے۔ ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے جس طرح کہ دھوپ میں برف پگھلتی ہے یا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے اور عین اور اثر زائل ہوجاتے ہیں اور وجود کا نام ونشان باقی نہیں رہتا یعنی سالک اپنے وجود کو حضرت حق جل مجدہٗ کے وجود کا پرتو اور اپنے وجود کے توابع کو حق جل مجدہ کے وجود کے پرتَو کے توابع جانتا ہے (اور یہ محو واضمحلال نظری ہے) یعنی سالک کا وجود وتعین اس کی نظر سے جاتا رہتا ہے۔ حقیقت اور نفس الامر میں محو نہیں ہوتا۔ نفس کی انانیت اور سرکشی ٹوٹ جاتی ہے اور صفاتِ رذیلہ حسد، بخل، حرص، کینہ، تکبر، بڑائی، حُبِّ جاہ وغیرہ سے اس کا تزکیہ (صفائی) ہوجاتا ہے۔ شرح صدر، صبر وشکر، رضا بر حکم وقضا، ورع، تقویٰ و زہد وغیرہ صفاتِ حمیدہ پیدا ہوجاتی ہیں۔ فیض باطن کا معاملہ جو پہلے دماغ سے تعلق رکھتا تھا اب سینے سے متعلق ہوجاتا ہے اس وقت

شرح صدر حاصل ہوتا ہے اور حسبِ استعداد سینہ میں اس قدر وسعت پیدا ہوجاتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ اگرچہ سیر قلبی میں بھی وسعت قلب بہت ہوتی ہے لیکن وہ فقط قلب تک ہی محدود ہوتی ہے اور وسعت صدر تمام سینے میں خصوصاً لطیفہ اخفیٰ میں ہوتی ہے۔ احکامِ الٰہیہ کے ادا کرنے میں بلا چون و چرا مشغول ہوجاتا ہے اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ استدلالی علم بدیہی ہوجاتا ہے۔ مواعید الٰہیہ پر کامل یقین ہوجاتا ہے، نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے، توحید شہودی جلوہ گر ہوکر حقیقی اسلام سے مشرف ہوجاتا ہے۔ یعنی حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت و کبریائی سالک کے سامنے جلوہ گر ہوکر باطن پر ہیبت الٰہی کا غلبہ ہوجاتا ہے اور تمام احوال میں راضی برضائے الٰہی رہتا ہے اور اپنی نیتوں کو قصوروار دیکھتا ہے اور اپنے عملوں کو ناقص جانتا ہے۔ ان دائروں اور قوس کے مراقبات کے زمانے میں ذکر تہلیل لسانی معنی و دیگر شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے کرنا ترقی بخشتا ہے۔ اسماء وصفات کے ظلال (جوکہ

انبیاء وملائکہ کرام علیہم السلام کے سوا تمام مخلوقات کے مبادی تعینات ہیں) کی سیر کو ولایتِ صغریٰ کہتے ہیں اور اس میں توحید وجودی وذوق و شوق ودوامِ حضور ونسیان ماسویٰ وغیرہ کی صورت حاصل ہوتی ہیں جس کو فنائے قلب کہتے ہیں۔ ولایتِ کبریٰ میں اسماء وشیوناتِ الٰہیہ میں سیر واقع ہوتی ہے جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مبادی تعینات ہیں اور اس میں فنا کی حقیقت حاصل ہوتی ہے جس کو فنائے نفس کہتے ہیں۔ ولایتِ صغریٰ اور ولایتِ کبریٰ کی سیر اسم الظاہر میں ہوتی ہے اسی لیے اس کو اسم الظاہر کا سلوک کہتے ہیں اور یہ مراقبہ اسم الظاہر پر ختم ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے۔

سبق 21 مراقبۂ اسم الظاہر

نیت فیض می آید از ذاتے کہ مسمیٰ است باسم الظاہر موردِ فیض لطیفۂ نفس ولطائف خمسہ عالمِ امر من است۔

''اس ذات سے جو اسم الظاہر کا مسمیٰ ہے میرے لطیفۂ نفس اور عالمِ امر کے پانچوں لطیفوں پر فیض آرہا ہے۔''

یہ نیت کر کے بدستور فیض اخذ کرے۔

اثرات اس مراقبہ میں زیادہ فیض لطیفہ نفس پر وارد ہوتا ہے اور اس میں انوار سفید مائل بہ سبزی معلوم ہوتے ہیں۔ ایک قسم کی خنکی و آرام اور استغراقِ کامل کے ساتھ اسرار و مظاہر ہویدا ہوتے ہیں۔ ولایتِ کبریٰ کی نسبت باطن میں فراخی اور قوت پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح ہر اوپر کے دائرے میں نیچے والے کی نسبت تقویت اور تکمیل ہوتی رہتی ہے۔

ولایتِ کبریٰ کے محاذات و مقابل میں دائرہ سیف قاطع ہے۔ جب سالک اس دائرہ میں قدم رکھتا ہے تو وہ اپنی ہستی کو

کاٹنے والی تلوار کی مانند کاٹ ڈالتا ہے اور اس کا نام ونشان نہیں چھوڑتا۔ یہ دائرہ داخل سلوک نہیں بعض کو پیش آتا ہے اور بعض کو نہیں۔ ولایتِ کبریٰ کے دائروں اور مراقبہ اسم الظاہر میں تہلیل لسانی معنی کا خیال رکھتے ہوئے بطریق مذکور کرنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ ولایتِ کبریٰ کی تکمیل میں سیر واقع ہوتی ہے جو ولایت علیا کہلاتی ہے اور اس سیر کو اسم الباطن کی سیر کہتے ہیں اس کے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے۔

سبق 22 مراقبۂ اسم الباطن

نیت فیض می آید از ذاتے کہ مسمیٰ است باسم الباطن منشاءِ فیض دائرہ ولایت علیا است کہ ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ است موردِ فیض عناصر ثلاثہ من است سوا عنصر خاک۔

”اس ذات سے جو اسم الباطن کا مسمیٰ ہے میرے عناصر ثلاثہ (سوائے عنصر خاک) یعنی آگ، پانی، ہوا پر فیض آ رہا ہے فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیا ہے جو ملائکہ عظام کی ولایت ہے۔“

یہ نیت کر کے عناصر ثلاثہ پر فیض حاصل کرنے کا خیال کرے۔

اثرات اس مراقبہ میں عناصر ثلاثہ کو توجہ و حضور و عروج و نزول حاصل ہوتا ہے باطن کے اندر عجیب وسعت اور ملاء اعلیٰ (فرشتوں کی دنیا) کے ساتھ مناسبت پیدا ہو جاتی ہے اور ہو سکتا ہے فرشتے ظاہر ہونے لگیں۔ اس مقام میں ذکر تہلیل لسانی اور نفل طول قرأت کے ساتھ بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے اور رخصت پر عمل کرنا بہتر نہیں بلکہ عزیمت پر عمل کرنے سے ترقی ہوتی ہے کیونکہ رخصت پر عمل کرنے سے سالک بشریت کی طرف کھنچ جاتا ہے اور عزیمت پر عمل کرنے سے فرشتوں کی صفت کے ساتھ مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر فرشتوں کی صفت کے ساتھ مناسبت بڑھے گی اسی قدر اس ولایت میں ترقی ہوگی۔ کبھی یہ دائرہ اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ اسماء وصفات حق سبحانہٗ وتعالیٰ اس دائرہ کو سورج کی شعاعوں کی مانند احاطہ کر لیتی ہیں اور کبھی شعاعوں کے خطوط کے بغیر بھی یہ دائرہ ظاہر ہوتا ہے اور کمال بے

رنگی ظاہر ہوتی ہے اور اس میں اسماء و صفاتِ الٰہی اپنے مسمیٰ کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور اسم الظاہر اور اسم الباطن کی سیر میں فرق یہ ہے کہ اسم الظاہر کی سیر میں ذات کے ملاحظہ کے بغیر محض تجلیات صفاتی ظاہر ہوتی ہیں اور اسم الباطن کی سیر میں اگرچہ اسماء صفات کی تجلیات بھی وارد ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھی ذات تعالت وتقدست بھی مشہود ہوجاتی ہے۔ اس کے اسرار بہت ہی پوشیدہ رکھنے کے لائق ہیں جب اسم ظاہر و باطن کے دو پر سالک کو حاصل ہوگئے تو اب بات آسان ہوگئی۔

اس مقام تک سالک کی سیر ظلال یا صفات میں تھی اس کے بعد سالک کا معاملہ حضرت ذات تعالیٰ وتقدس کے ساتھ شروع ہوگا اور اس کی سیر تجلی ذاتی دائمی میں واقع ہوگی۔ تجلی ذاتی دائمی کے تین درجے ثابت کیے گئے ہیں، مرتبہ اول کو کمالاتِ نبوت، مرتبہ دوم کو کمالاتِ رسالت، مرتبہ سوم کو کمالاتِ اولو العزم کہتے ہیں تفصیل آگے درج ہے۔

سبق 23 مراقبہ کمالاتِ نبوت
نیت فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء کمالاتِ نبوت است مورد فیض لطیفہ عنصر خاک من است۔

''اس ذات محض سے جو منشاء کمالاتِ نبوت ہے میرے لطیفہ عنصر خاک پر فیض آ رہا ہے۔''

یہ نیت کر کے تجلی ذاتی دائمی کا فیض بے پردہ اسماء و صفات حاصل کرے۔

اثرات اس مقام پر پہلے والے معارف سب مفقود ہو جاتے ہیں اور تمام سابقہ باطنی حالات بے کار اور بُرے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ نسبت باطن میں کمال وسعت و بے رنگی و بے کیفی اور یاس و حرمان حاصل ہوتے ہیں اور ایمانیات و عقائد حقہ میں یقین قوی ہو جاتا ہے اور استدلالی علم بدیہی ہو جاتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ کے مصداق یافت اور ادراک یہاں پر نارسائی کی علامت ہے۔ اس مقام کے معارف وحقائق ابنیاء کرام علیہم السلام کی شریعتیں ہیں اور اگر خدا

تعالیٰ چاہے تو اسرار مقطعات قرآنی حاصل ہوتے ہیں اور باطن میں
اس قدر وسعت ہوجاتی ہے کہ ولایتِ صغریٰ و کبریٰ و علیا اس کے
سامنے بالکل لاشئی اور محض تنگ معلوم ہوتی ہیں اور ان مذکورہ تینوں
ولایتوں میں البتہ ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت پائی جاتی ہیں
اگرچہ وہ صورت و حقیقت کے مناسب ہوتی ہیں لیکن اس مقام میں یہ
نسبت بھی مفقود ہے۔ سابقہ حالات باطن کے مفقود ہوجانے، یاس و
ناامیدی پیدا ہونے اور اپنے آپ کو قصوروار دیکھنے حتیٰ کہ اپنے آپ
کو کافر فرنگ سے بھی بدتر جاننے کے باوجود اس کو وصل عریانی کی
حقیقت حاصل ہوجاتی ہے اس سے پہلے جو وصل حاصل تھا وہ دائرۂ
وہم و خیال میں داخل تھا۔ اس جگہ وصول ہے حصول نہیں ہے اور اس
مقام میں رؤیت کی تشبیہ حاصل ہوتی ہے اگرچہ رؤیت کا وعدہ آخرت
میں ہے اور ہمارا اس پر ایمان ہے۔ صفائی وقت، حقیقت اطمینان و
اتباع آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل ہوکر احکامِ شرعیہ، اخبارِ غیب، وجودِ
حق و صفاتِ حق سبحانہٗ و تعالیٰ، معاملہ قبر و حشر و نشر و مافیہا و بہشت و

دوزخ وغیرہ جن کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے اس مقام میں بدیہی اور عین الیقین کے درجہ پر حاصل ہو جاتے ہیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ [1] کا بھید اس مقام میں ظاہر ہوتا ہے اور اس معاملے کی ایسی حقیقت سالک پر ظاہر ہوتی ہے کہ تحریر اور تقریر میں نہیں آ سکتی۔

یہ انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے اور متبعین کو انبیاء علیہم السلام کی متابعت و وراثت سے حاصل ہوتا ہے اس لیے اس مقام میں قرآنِ مجید کی تلاوت آداب و ترتیل کے ساتھ اور نماز نوافل کی کثرت آداب کی رعایت کے ساتھ اور حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے کا شغل اور اتباعِ سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ اذکار جو احادیث سے ثابت ہیں بہت فائدہ اور ترقی بخشتے ہیں بلکہ یہ چیزیں حقائق سبعہ میں بھی جو آگے آئیں گے، مفید اور موجب ترقی ہیں۔

---

(1) النجم: ٨، ٩

سبق 24 مراقبۂ کمالاتِ رسالت

نیت فیض می آید از ذاتِ بحت کہ منشاء کمالاتِ رسالت است مورد فیض ہیئت وحدانیٔ من است۔

''اس ذات بحت سے جو کمالاتِ خاص رسالت کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی (مجموعہ لطائف عالمِ امروخلق) پر فیض آرہا ہے۔''

یہ نیت کر کے تجلی ذاتی دائمی کا فیض حاصل کرے۔

اثرات اس مراقبہ میں بھی وہی کیفیاتِ مراقبۂ نبوت یعنی بے رنگی و بے کیفی و لطافت وغیرہ مزید ترقی کے ساتھ حاصل ہوتی ہیں۔ سالک کو حصولِ فناء وتصفیہ وتزکیہ لطائف عشرہ کے بعد عالم امروخلق کے دسوں لطیفوں میں جو اعتدال پیدا ہوتا ہے اس ہیئت کو ہیئتِ وحدانی کہتے ہیں۔ اس مقام میں اور بعد کے تمام مراقبات میں عروج ونزول انجذاب تمام بدن کا حصہ ہے یعنی یہاں سے آخری سبق تک موردِ فیض سالک کی ہیئتِ وحدانی ہے۔ انسان کو ان سب مقامات میں تلاوتِ قرآنِ مجید اور نماز بطول قنوت ترقی بخشتی ہے۔

سبق 25 مراقبۂ کمالاتِ اُولو العزم

نیت فیض می آید از ذاتِ بحت کہ منشاء کمالاتِ اولو العزم است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

"اس ذاتِ بحت سے جو کمالاتِ اولو العزم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔"

اس نیت سے بطریق مذکور تجلیاتِ ذاتی دائمی کا فیض اخذ کرے۔

اثرات اس مراقبہ میں ہر دو کمالاتِ سابقہ کی مثل فیض کے اثرات مرتب ہوتے ہیں پس ہر سہ کمالات میں تجلی ذاتی دائمی کا فیض بے پردہ اسماء وصفات حاصل ہوتا ہے نفس کے اندر کمال اضمحلال اور وسعت باطن و وصل عریاں وحضور و بے جہت و اتباع شریعت و معارف وحقائق کا فیضان ہوتا ہے اور ہر مقام میں پہلے سے زیادہ وسعت و بے رنگی پیدا ہوجاتی ہے اور اسرار مقطعات قرآنی اور متشابہات فرقانی کا انکشاف ہوتا ہے جو کسی طرح بیان وتحریر میں نہیں

آسکتے اور عاشق (محبّ) ومعشوق (محبوب) کے رموز کہ جن کے کہنے اور سننے کی مجال نہیں اس جگہ حاصل ہوتے ہیں اس جگہ تلاوتِ قرآنِ مجید خاص کر نماز نوافل میں ترقی بخشتی ہے۔

تنبیہ

اس دائرہ سے دائرہ منصب قیومیت نکلتا ہے اور یہ دائرہ بھی داخل سلوک نہیں۔ اس مرتبہ منصب قیومیت سے خاص انبیاء اور اُمت میں خاص خاص اولیاء مشرف ہوئے ہیں اس بندہ خاص پر اسم یَاحَيُّ یَاقَیُّوْمُ کا فیضان نازل ہوتا ہے اور اس کی ذات سے تمام زمین و آسمان کا قیام رہتا ہے اس کے بعد دو راستے ہیں مرشد کامل کو اختیار ہے کہ جس راستے سے چاہے آگے چلائے ایک راستہ حقائقِ الٰہیہ کا ہے اور یہ تین دائرے ہیں:

1. حقیقتِ کعبۂ ربانی
2. حقیقتِ قرآن
3. حقیقتِ صلوٰۃ

اور دوسرا حقائق انبیاء علیہم السلام کا ہے اور یہ چار دائرے ہیں:

1. حقیقتِ ابراہیمی علیہ السلام
2. حقیقتِ موسوی علیہ السلام
3. حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
4. حقیقتِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان دونوں کو ملا کر حقائق سبعہ کہتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

سبق 26 | مراقبۂ حقیقتِ کعبۂ ربانی

نیت فیض می آید از ذاتِ بحت مسجود الیہ جمیع ممکنات و منشاءِ حقیقتِ کعبۂ ربانی است مورِدِ فیض ہیئت وحدانیٔ من۔

''اس ذات واجب الوجود سے جس کو تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور جو حقیقت کعبۂ ربانی کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔''

یہ نیت کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت کبریائی اور تمام ممکنات کا مسجود ل[illegible] ہونے کا مراقبہ کرے۔ اس مقام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائ[illegible] مشہور ہوتی ہے۔ سالک کے باطن پر ایک قسم کی ہیبت غالب ہو[illegible]

ہے اور وہ اپنے آپ کو اس شان سے متصف پاتا ہے اور ممکنات کی توجہ اپنی جانب جانتا ہے جب اس مرتبہ پاک کی فنا و بقا حاصل ہوجائے تو مراقبہ حقیقت قرآنِ مجید تلقین کرے۔

سبق 27 مراقبۂ حقیقتِ قرآنِ مجید

نیت فیض می آید کہ از مبدءِ وسعتِ بے چون حضرتِ ذات کہ منشاءِ حقیقتِ قرآنِ مجید است مورِدِ فیض ہیئت وحدانئ من۔

''اس کمال وسعت والی بے مثل و بے چون ذات سے جو منشاءِ حقیقتِ قرآنِ مجید ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔''

بعض اکابر نے اس مقام میں اس طرح دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کے اوپر آ گیا ہوں اور وہاں ایک زینہ رکھا ہوا ہے جس کے ذریعہ سے اوپر چڑھ کر حقیقت قرآنِ مجید میں داخل ہوا ہوں۔ اس مقام میں شرح صدر ہوجاتا ہے، وسعت و بے چونی میں احوال ظاہر ہوتے ہیں اور کلام اللہ کے ہر حرف میں معانی کا ایک بے پایاں دریا نظر آتا ہے۔ پند و نصائح و قصص و حکایات اور اوامر و نواہی وغیرہ کی

حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید پڑھنے کے وقت قاری کی زبان شجرہ موسوی کا حکم حاصل کر لیتی ہے اور قاری کا تمام قالب (جسم) زبان بن جاتا ہے۔ قرآنِ مجید کے انوار ظاہر ہونے کی علامت غالباً عارف کے باطن کے اوپر ایک ثقل (بوجھ) کا وارد ہونا ہے بموجب آیتِ کریمہ:

﴿اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝﴾ [المزمل:۵]

''بے شک عنقریب ہم تجھ پر ایک بھاری قول ڈالیں گے۔''

نسبت حقیقت کعبہ معظّمہ باوجود اس سب عظمت و کبریائی کے حقیقت قرآنِ مجید سے نیچے دکھائی دیتی ہے۔

تنبیہ

اس کے محاذات میں دائرۂ حقیقت صوم واقع ہوا ہے اس کے انوار و اسرار بھی اسی کے متعلق ہیں اور یہ دائرہ بھی داخل سلوک نہیں ہے۔

سبق 28 مراقبۂ حقیقتِ صلوٰۃ

نیت فیض می آید از کمالِ وسعت بے چون حضرتِ ذات کہ منشاءِ حقیقتِ صلوٰۃ است مورِدِ فیض ہیئت وحدانیٔ من۔

''اس کمالِ وسعت والی بے مثل و بے چون ذات سے جو حقیقتِ صلوٰۃ کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔''

اثرات اس مقام میں حضرت ذات بے چون کی کمال درجہ کی وسعت ظاہر ہوتی ہے اور نماز کی حقیقت آشکارا ہوجاتی ہے (نماز کے مدارج پہلے بیان ہو چکے ہیں) یہ مقام نہایت اعلیٰ وارفع ہے۔ ''اَلصَّلَاۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ'' (نماز مومنوں کی معراج ہے) ''أَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُمِنَ الرَّبِّ فِیْ الصَّلَاۃِ'' (بندہ نماز میں رب کے سب سے زیادہ نزدیک ہے) کا راز ظاہر ہوتا ہے اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ حقیقت قرآنِ مجید اس کا ایک جز و اور حقیقت کعبہ اس کا دوسرا جزو ہے۔ سالک جب اس حقیقت مقدسہ سے بہرہ ور ہوتا

ہے تو نماز ادا کرتے وقت اس دارِ فانی سے باہر ہو کر دارِ آخرت میں داخل ہو جاتا ہے اور حدیث "أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ [1]" بطریق کمال جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ سالک کو چاہیے کہ نماز کی ادائیگی میں تمام سنن و آداب کی کما ینبغی رعایت کرے تاکہ حقیقت صلوٰۃ جلوہ گر ہو جائے۔ لوگ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں یہی وجہ ہے کہ صوفیوں کا ایک جم غفیر اپنے اضطراب اور قبض کی تسکین و علاج راگ و نغموں کے پردے میں دیکھتے ہیں اور اپنے مطلوب کو سماع، وجد و تواجد میں تلاش کرتے ہیں اسی لیے وہ رقص و رقاصی کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں۔ اگر نماز کے کمالات کا ایک شمّہ (ذرّہ) بھی ان پر ظاہر ہوتا تو کبھی سماع و نغمہ کا دَم بھی نہ بھرتے اور وجد و تواجد کو یاد نہ کرتے۔ ان ہر سہ حقائق الٰہیہ میں سالک کے تمام وجود میں اضمحلال سرایت کر جاتا ہے اور وسعت باطن بتدریج اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے۔

---

(1) [صحیح بخاری، حدیث:۵۰]

سبق 29 | مراقبۂ معبودیتِ صرفہ

نیت فیض می آید از ذاتے کہ منشاءِ معبودیتِ صرفہ است مورد فیض ہیئت وحدانئ من۔

''اس ذاتِ محض سے جو معبودیتِ صرفہ کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔''

اسی کو لاتعین بھی کہتے ہیں۔

اثرات اس دائرہ میں سیر قدمی کو گنجائش نہیں یعنی پرواز سے اس میں نہیں پہنچ سکتا بلکہ سیر نظری سے نظر یعنی فکر سے فیض لے سکتا ہے کیونکہ نظر ہر جگہ پہنچ سکتی ہے قدم صرف مقامات عابدیت اور معبودیت صرفہ ہے۔ اس جگہ عابدیت اور معبودیت میں فرق ظاہر ہوتا ہے اور اس بات کا یقین کامل بھی اسی مقام میں حاصل ہوتا ہے کہ معبودِ حقیقی یعنی احدیت مجردہ کے سوا کوئی اور کسی قسم کی عبادت کا مستحق نہیں، اگرچہ اسماء وصفات ہی کیوں نہ ہوں گویا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ

إِلَّا اللّٰہُ کی اصل حقیقت اس جگہ منکشف ہوتی ہے کہ منتہیوں کے لیے اس کلمہ کے معنی **لَا مَعْبُوْدَ إِلَّا اللّٰہُ** اور عابد معبود سے **کما ینبغی** جدا ہوجاتا ہے اور شرک یہاں جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے اس مقام مقدسہ میں نماز کی عبادت پر ترقی منحصر ہے۔

فائدہ

حقائق الٰہیہ کی سیر یہیں تک تھی اب حقائق انبیاء علیہم السلام کا بیان ہوتا ہے اور یہ حقائق انبیاء علیہم السلام جو کہ تعین حبی میں واقع ہیں اصل میں ولایتِ کبریٰ میں داخل ہیں۔ چونکہ آخر میں منکشف ہوئے ہیں اس لیے سیر وسلوک میں بھی آخر میں واقع ہوئے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ جس طرح حقائق الٰہیہ میں ترقی اللہ تبارک وتعالیٰ کے محض فضل پر موقوف ہے اسی طرح حقائق انبیاء علیہم السلام میں ترقی سیدالابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر موقوف جانیں، جیسا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنی ذات کو دوست رکھتا ہے اسی طرح اپنی صفات و افعال کو بھی دوست رکھتا

ہے۔ پس محبت کی دو قسمیں ہوئیں:

1 مَحَبِیَّتْ 2 مَحْبُوْبِیَّتْ

محبیتِ ذاتیہ کے کمالات کا ظہور حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ میں ہوا۔

اور محبوبیت کی بھی دو قسمیں ہیں: محبوبیت ذاتی اور محبوبیت صفاتی و اسمائی۔

محبوبیت صفاتی و اسمائی کا ظہور حضرت ابراہیم علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام میں متحقق ہوا اور محبوبیت ذاتی کا ظہور حقیقت محمدی و احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں متحقق ہوا۔ پس اوّل کمالاتِ صفاتی و حقیقت ابراہیمی علیہ السلام میں سیر شروع ہوتی ہے پھر حقیقت موسوی علیہ السلام میں، پھر حقیقت محمدی و احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سیر واقع ہوگی۔ حقائق انبیاء علیہم السلام میں مراقبات کی تفصیل یہ ہے۔

سبق 30 | مراقبۂ حقیقتِ ابراہیمی علیہ السلام

نیت فیض می آید از ذاتے کہ منشاءِ حقیقت ابراہیمی است مورِدِ فیض ہیئت وحدانئ من۔

''اس ذات سے جو حقیقتِ ابراہیمی علیہ السلام کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔''

اثرات اس بلند مقام میں سالک کو حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے ساتھ خاص انسیّت اور محبوبیت ظاہر ہو کر کمالات صفاتی و محبوبیت اسماء کا ظہور ہوتا ہے۔ مقام خُلَّتْ اسی سے کنایہ ہے اور اس دائرہ کو دائرۂ خُلَّتْ بھی کہتے ہیں اور یہ نہایت عجیب و کثیر البرکات مقام ہے۔ انبیاء علیہم السلام اس مقام میں حضرت خلیل علیہ السلام کے تابع ہیں اور سید الابرار حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حکم اتباع ملت ابراہیم حنیف علیہ السلام سے مامور فرمایا۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہ فرمائی جیسا کہ نماز میں پڑھتے ہیں۔ پس اس مقام میں درود ابراہیمی علیہ السلام (نماز

والا درود) پڑھنا بہت خیر و برکت کا باعث ہے اور سالک کو ذات حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے ساتھ خاص انس و خلت و بے خودی پیدا ہو جاتی ہے اور محبوبیت صفاتی جو کہ عالم مجاز میں خد و خال اور قد و عارض وغیرہ سے تعبیر کی جاتی ہے بطورِ عکس جلوہ گر ہوتی ہے۔ اسی لیے سالک سوائے ذات کے کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا اگرچہ وہ اسماء و صفات ہوں یا ظلال اور مزاراتِ مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم ہوں یا ارواحِ طیبہ و ملائکہ کرام، اس کو غیر اللہ سے مدد مانگنا اچھا نہیں لگتا۔ ''رَبِّیْ اَعْلَمُ بِحَالِیْ مِنْ سُؤَالِیْ'' ''رب میرے حال کو میرے سوال سے زیادہ جانتا ہے'' اس پر وارد رہتا ہے لیکن اس مقام میں اس قدر بے رنگی نہیں ہوتی جتنی کہ محبوبیت ذاتی میں ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ اس مقام میں سالک کو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ خصوصیت معلوم ہوتی ہے لیکن چاہیے کہ سوائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایسی خصوصیت کے ساتھ کسی کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کا طفیل سمجھے۔

نیت فیض می آید از ذاتے کہ مُحبّ خود و منشاءِ حقیقتِ موسوی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

''اس ذات سے جو خود اپنا محبّ اور حقیقتِ موسوی کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔''

اثرات اس مقام کو دائرۂ محبت ذاتیہ بھی کہتے ہیں۔ اس مقام میں سالک کو کمالاتِ محبیت یعنی محبت ذاتی کے ظہور کے باوجود استغنا اور بے نیازی کا بھی ظہور ہوتا ہے حالانکہ یہ اجتماعِ ضدّین ہے اور بعض طبیعتوں سے بعض وقت بے ساختہ ''رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ'' (اے میرے رب! تو مجھے اپنی ذات کا جلوہ دِکھا تاکہ میں تیری طرف دیکھوں) نکلنے لگتا ہے۔ بعض متحمل ہوتے ہیں اور برداشت کر لیتے ہیں اور اس عالی مقام میں ایسے کلمات کا ظہور کم ہی ہوتا ہے اور کم ہونا ہی مناسب ہے۔ اس

مقام میں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى كَلِيْمِكَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

بکثرت پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

سبق 32 | مراقبۂ حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت فیض می آید از ذاتے کہ مُحِبّ خود و محبوب خود و منشاءِ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است مورِدِ فیض ہیئت وحدانئ من۔

''اس ذات سے جو خود اپنا ہی محبّ اور اپنا ہی محبوب ہے اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔''

اثرات اس مقام میں محبوبیت ذاتیہ کا مُحبیت ذاتیہ کے ساتھ مل کر ظہور ہوتا ہے اس لیے اس کو دائرہ محبوبیت ذاتیہ مُمتزِجہ کہتے ہیں اور اس کو حقیقت الحقائق اور تعین اوّل بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوسرے انبیاء و ملائکہ کے حقائق کی اصل ہے اور دوسروں کے حقائق

اس کے لیے ظل کی مانند ہیں۔ اس مقدس مقام میں خاص طرز پر فنا و بقا حاصل ہوتی ہے اور سرورِ دین و دنیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاص قسم کا اتحاد میسر ہو جاتا ہے اور رفع توسط جس کے اکابر اولیاء قائل ہوئے ہیں کہ معنی اس مقام میں ظاہر ہوتے ہیں اور تابع (سالک) متبوع (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رنگ میں ایسی مشابہت پیدا کر لیتا ہے گویا کہ ہر دو ایک ہی چشمے سے پانی پیتے ہیں اور دونوں ایک ہی محبوب کے ہم آغوش و ہمکنار و ہم بستر ہیں اور دونوں شیر و شکر کی مانند ہیں اور ان سب امور کے باوجود اس کو آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس درجہ محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ امام الطریقہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ "میں خدائے عز و جل کو اس لیے دوست رکھتا ہوں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب ہے" یہ مقام حقائق انبیاء علیہم السلام اور آسمانی کتابوں کے اسرار کا جامع ہے، سالک اس مقام میں تمام جزوی و کلی، دینی و دنیوی امور میں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مناسبت و مشابہت ہونے کو بہت ہی دوست رکھتا ہے اس مقام کے

اسرار بے حد ہیں جو نہ زبان پر لائے جا سکتے ہیں اور نہ ظاہری علم والوں کے لیے ان میں سے کوئی حصہ ہے، اس مقام میں علم حدیث کی تعلیم کا شوق اور رغبت کلی حاصل ہو جاتی ہے، اس مقام میں درود شریف پڑھنا ترقی بخشتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ أَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

سبق 33 مراقبہ حقیقتِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیت فیض می آید از ذاتے کہ محبوبِ خود و منشاءِ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

"اس ذات سے جو اپنا ہی محبوب ہے اور حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔"

اثرات یہ مقام محبوبیت ذاتی سے پیدا ہوا ہے اس لیے اس کو دائرۂ محبوبیت ذاتیہ صرفہ بھی کہتے ہیں اسی لیے اس مقام میں

استغناء اور بے نیازی کی شان زیادہ کامل ہوتی ہے اس مراقبہ میں نسبت سابقہ غلبہ انوار کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے اور عجیب وغریب کیفیت حاصل ہوتی ہے جو کہ بیان وتحریر میں نہیں آسکتی۔ بعض سالک اس جگہ اپنے آپ کو "بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ" (اللہ تعالیٰ کے سامنے) دیکھتے ہیں اور اسی خاصہ محبوبیت کی وجہ سے حقیقت کعبہ بعینہ حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کیونکہ محبوبیت ومسجودیت دونوں حق تعالیٰ کے شیونات میں سے ہیں اور اس مقام میں محبوبیت ذاتی منکشف ہوتی ہے یعنی سالک ذات حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو بلالحاظ صفات دوست رکھتا ہے کیونکہ اس کی ذات ہی ایک ایسی ہے جو اس کے تمام نقش ونگار کی موجب ہے۔ سبحان اللہ! احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب اسم سامی ہے جو کلمہ مقدسہ 'احد' سے حلقۂ میم کے ساتھ مرکب ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ بھیدوں میں سے ہے پس احد، لَا شَرِيْکَ لَهٗ ہے حلقۂ میم عبودیت کا طوق ہے جو کہ بندہ کو مولیٰ سے ممیز کرتا ہے پس بندہ وہی حلقۂ میم ہے اور احد اس کی تعظیم کے لیے آیا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت کو ظاہر کیا ہے۔

؎ چو نام ایں است نام آورچہ باشد
مکرم تَر بود از ہرچہ باشد

''جب ایسا نام ہے تو صاحبِ نام مکرم اور معزز سب سے ہوگا۔''

اس جگہ بھی درود شریف مذکورہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورد مفید ہے۔ غرض حقائق انبیاء میں الفت و انسیت انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اور خصوصاً سردارِ دو جہاں فخر انس وجاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل طور پر ہوجاتی ہے۔ جاننا چاہیے کہ وہ فنا و بقا جس پر ولایت موقوف ہے شہودی فنا و بقا ہے جو کہ نظر کے اعتبار سے ہے۔ صفاتِ بشری اس فنا و بقا میں صرف پوشیدہ ہوجاتی ہیں زائل اور فانی نہیں ہوتیں۔ لیکن فنائے تعین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صفاتِ بشری کے لیے زوال وجودی متحقق ہے اور جسد سے نکل کر روح کی طرف منتقل ہونا ثابت ہے اور بقا کی جانب میں بھی اگرچہ بندہ حق نہیں ہوجاتا اور بندگی سے نہیں نکلتا لیکن حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے اور معیت زیادہ تو پیدا کرلیتا ہے اور اپنے آپ سے دورتَر ہوکر احکام بشری اس سے مسلوب ہوجاتے ہیں۔

سبق 34 مراقبۂ حُبّ صرف

نیت فیض می آید از ذاتے کہ منشاءِ حُبِّ صرف است موردِ فیض ہیئت وحدانیٔ من۔

''اس ذات سے جو حُبِّ صرف کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔''

اس جگہ حب صرف ذاتی کے لحاظ سے مراقبہ کرے۔

اثرات اس مقام میں نسبت باطن میں کمال بلندی و بے رنگی ظاہر ہوتی ہے یہ مرتبہ حضرت ذات مطلق ولاتعین کے بہت قریب ہے اس لیے کہ جو چیز سب سے پہلے ظہور میں آئی وہ حب ہے جو منشاء ظہور و مبداء خلق ہے۔ اصل میں حقیقت محمدی ﷺ یہی ہے اور جو پہلے بیان ہوئی وہ اس کا ظل ہے یہ مقام حضرت سید المرسلین ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حقائق اس مقام میں ثابت نہیں ہوتے اور اس میں سیر قدمی نہیں ہے بلکہ سیر نظری ہے او نظر بھی عاجز و درماندہ و سرگرداں ہے۔

سبق 35 | مراقبۂ لاتعین

نیت فیض می آید از ذاتِ بحت کہ منشاء دائرۂ لاتعین است مورد فیض ہیئت وحدانئ من۔

''اس ذاتِ بحت سے جو دائرۂ لاتعین کے فیض کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔''

اثرات اس مقام میں حضرت ذات کا اطلاق ہے اور تعین اوّل یعنی حبی سے پہلے ہے اسی لیے لاتعین کہتے ہیں۔ اس مقام میں اس ذات سے فیض حاصل کرنے کا مراقبہ کیا جاتا ہے جو تعینات سے پاک و مبرا ہے۔ یہ مقام بھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور یہاں بھی سیرِ نظر بعجز و درماندگی ہے۔

''اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الذَّاتِ إِدْرَاکٌ وَ الْقَوْلُ بِدَرْکِ الذَّاتِ إِشْرَاکٌ.''

''ذاتِ حق کے ادراک سے عاجز ہونا ہی ادراک ہے اور ادراکِ ذاتِ حق کا دعویٰ شرک ہے۔''

خلاصۂ اسباقِ نقشبندیہ مجددیہ

یہ بیان طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا اختصار وایجاز کے طور پر ہے اور اس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ اوّل استغراق و جذبات جو قلب میں حاصل ہوتے ہیں اس کو ولایتِ صغریٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد استہلاک واضمحلال نفس میں پیدا ہوتا اور توحید وجودی حاصل ہوتی ہے اس کو ولایتِ کبریٰ کہتے ہیں پھر توحید شہودی اور کمال استہلاک و اضمحلال اور فنائے انانیت حاصل ہوتی ہے اس کو کمالاتِ انبیاء کہتے ہیں۔ اس کے بعد تمام وجود میں اضمحلال حاصل ہوتا ہے اور بتدریج وسعت باطن وکمال وسعت حاصل ہوتا ہے اس کو حقائق الٰہیہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد انبیاء کے ساتھ انس ومحبت والفت خصوصاً سردارِ

انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور ایمانیات و عقائد حقہ میں بھی قوت حاصل ہوجاتی ہے اس کو حقائق انبیاء کہتے ہیں۔ جو شخص ان مقاماتِ عالیہ کے مراقبات میں کثرت کرتا ہے وہی ان مقامات کی ترقی و بساطت اور بے رنگی میں فرق کرسکتا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَصْحَابِهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

جاننا چاہیے کہ اس طریق کا ہر شخص ان تمام مقامات کو نہیں پہنچتا بلکہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے قرب کے اس درجے تک امتیاز حاصل کرتا ہے نیز جاننا چاہیے کہ ان مقاماتِ قرب کا ہر دائرہ بے نہایت ہے اور دائرہ کا پورا ہونا اس اعتبار سے ہے کہ اس سالک کا جو کچھ حصہ اس وقت اس دائرہ میں مقدر تھا پورا ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ورنہ قرب کے مقامات کے دائرہ کا پورا ہونا جو کہ بے نہایت ہے کوئی معنی نہیں رکھتا اور بہت کم لوگ ہوں گے

جواپنی سیر کو آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں ورنہ ہر شخص اپنے وجدان سے اپنے احوال میں تبدیلی کے ذریعے دیکھتا ہے اوراس وجدان کو بنظر کشف جہل کہتے ہیں اوران مقامات کا حصول مرشد کی توجہ سے سہل ہوتا ہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

''خدااورخاصانِ خدا کی عنایت کے بغیراگرفرشتہ بھی ہوتواس کا نامۂ اعمال سیاہ ہے۔''
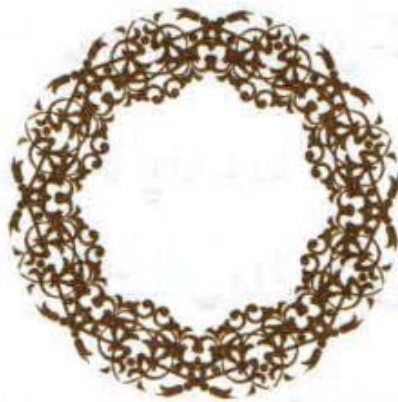
معمولاتِ یومیہ [1]

اہمیتِ معمولاتِ یومیہ:

بیعت کا عمل کوئی رسمی اور رواجی چیز نہیں ہے، بلکہ حضور ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا، نبی ﷺ کی اتباع اور اپنی اصلاح ہوتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے جب کوئی سالک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوتا ہے تو اسے کچھ اسباق و معمولات بتائے جاتے ہیں جن پر ایک سالک کی آئندہ روحانی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے اور ان پر باقاعدگی سے عمل کرنے

(1) معمولاتِ یومیہ کی تفصیل کے لیے دیکھیں حضرت جی دامت برکاتہم کی کتاب:
''معمولاتِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ''

سے سالک کی زندگی میں اسلامی، ایمانی اور قرآنی انقلاب پیدا ہوجاتا ہے۔

یہ بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگادو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنے گر ہار گئے تو مات نہیں

یہ معمولات انسان کے باطنی امراض کے علاج کے لیے ایک تیر بہدف نسخہ ہیں۔ان کا فائدہ مند ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے چینی کا میٹھا ہونا یقینی ہے۔دنیا کے کروڑوں انسانوں نے اب تک اس نسخے کو آزمایا اور اس سے فائدہ پایا، لیکن اگر کوئی سالک ان معمولات کی پابندی ہی نہ کرے اور پھر شکایت کرے کہ ہمیں فائدہ نہیں ہورہا تو اس میں شیخ کا کیا قصور ہے؟ اس کی مثال تو ایسے مریض کی سی ہے جو کسی بہت بڑے ڈاکٹر سے نسخہ لکھوا کر جیب میں ڈال لے اور استعمال نہ کرے، بھلا جیب میں رکھا ہوا نسخہ کیسے فائدہ دے سکتا ہے؟ جب تک اسے استعمال نہ کیا جائے۔

ان معمولات کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ کرنے میں بہت ہی آسان ہیں

لیکن باقاعدگی سے کرنے سے پوری کی پوری شریعت پر عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اور یہ بات دو اور دو چار کی طرح ٹھوس ہے جسے یقین نہ ہو آزما کر دیکھ لے۔

؏ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

معمولاتِ یومیہ:

(1) استغفار

صبح وشام سو سو مرتبہ

”أَستَغفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِن كُلِّ ذَنبٍ وَّ أَتُوبُ إِلَيهِ۔“

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِستَغفِرُوا رَبَّكُم ثُمَّ تُوبُوٓا اِلَيهِ﴾[1]

”اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو۔“

---

(1) [ھود:۵۲]

2 درود شریف

صبح وشام سوسو مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾﴾[1]

''اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

3 تلاوتِ قرآنِ مجید

ایک پارہ روزانہ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ﴾[2]

''اب تم اتنا قرآن پڑھ لیا کرو جتنا آسان ہو۔''

---

1. [الاحزاب:۵۶]
2. [المزمل:۲۰]

4 وقوفِ قلبی

ہر گھڑی ہر آن اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنا۔ ''دست بکار دل بیار''۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ﴾[1]

''تو اللہ کو (ہر حالت میں) یاد کرتے رہو، کھڑے بھی بیٹھے بھی، اور لیٹے ہوئے بھی۔''

5 مراقبہ

چوبیس گھنٹوں میں کم از کم دو مرتبہ آدھے گھنٹے کے لیے دنیا و ما فیہا سے ہٹ کٹ کر اللہ سے لو لگا کر بیٹھنا اور تصور کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت آ رہی ہے، میرے دل میں سما رہی ہے، میرے دل کی ظلمت و سیاہی دور ہو رہی ہے اور میرا دل کہہ رہا ہے: اللہ اللہ اللہ۔

---

(1) [النساء:۱۰۳]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً﴾[1]

''اور اپنے رب کا صبح و شام ذکر کیا کرو، اپنے دل میں بھی، عاجزی اور خوف کے (جذبات کے) ساتھ۔''

6 رابطہ شیخ

دین سیکھنے اور تربیت حاصل کرنے کے لیے شیخ سے خط و کتابت یا ٹیلیفون کے ذریعے رابطہ رکھنا، جب بھی ممکن ہو شیخ کی صحبت میں وقت گزارنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴿۱۱۹﴾﴾[2]

''اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔''

---

1 [الاعراف: ۲۰۵]

2 [التوبۃ: ۱۱۹]

اصطلاحاتِ مشائخ نقشبند رحمۃ اللہ علیہم

اے عزیز! جاننا چاہیے کہ حضرات نقشبند رحمۃ اللہ علیہم کی چند اصطلاحات ہیں جن پر ان کے طریقے کی بنیاد ہے۔ بعض اصطلاحوں میں تو اشغال کی طرف اشارہ ہے اور بعض میں ان کی تاثیر کی شرطوں پر، اور یہ آٹھ اصطلاحات ہیں جو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں۔

(1) ہوش در دم (2) نظر بر قدم (3) سفر در وطن (4) خلوت در انجمن (5) یادکرد (6) بازگشت (7) نگہداشت (8) یادداشت

ان کے بعد تین اصطلاحات حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہیں:

1 وقوف زمانی 2 وقوف عددی 3 وقوف قلبی

ان اصطلاحات کی تشریح درج ذیل ہے۔

ہوش دَردم

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر سانس کے ساتھ بیداری اور ہوشیاری رکھے کہ ذکر لسانی اور قلبی بھی حضوری دل سے ہو نہ کہ غفلت سے اور متلاشی رہے کہ اس کا سانس خدا کی یاد میں گزرا یا غفلت میں اور یہ آہستہ آہستہ ہمیشہ کی حضوری حاصل کرنے اور انفس کے تفرقہ کو دور کرنے کا طریقہ ہے اور مبتدی کے واسطے اس کی پابندی نہایت ضروری اور اَز حد مفید ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ میں دَم کی نگہبانی از حد ضروری ہے اور جو شخص دم کی نگہبانی نہیں کرتا گویا وہ طریقہ

شریفہ بھول گیا اور حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس طریقہ کا دار و مدار ہی دم پر ہے کہ کوئی دم اندر آنے اور باہر جانے اور ان کے بیچ کے وقفے میں یادِ خدا کے بغیر نہ گزرے اس کو ''پاس انفاس'' بھی کہتے ہیں۔

دم بدم را غنیمت داں و ہمدم شو بدم
واقف دم باش در دم ہیچ دم بے جادم

''ہر وقت ہر سانس کو غنیمت جان اور دم کے ساتھ ہمدم ہو جا، دم کا واقف رہ اور کوئی سانس بے جا مت لے۔''

فائدہ اسی سیر انفسی کے ضمن میں درج ہے۔ پس اگر اس اعتبار سے بھی کہا جائے کہ اس طریقہ علیا میں بدایت میں نہایت مندرج ہے تو مناسب ہے۔

نظر بر قدم

مبتدی کے حق میں اس سے یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ

اپنے چلنے پھرنے کے وقت سوائے قدم کی پشت کے کسی چیز پر نظر نہ ڈالے تا کہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑ جائے اور یہ کہ دوسری چیزوں کی طرف مشغول ہونے سے محفوظ رہے کیونکہ مختلف نفوس اور متفرق محسوسات کی طرف لگ جانا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور دل کی جمعیت کو پریشان کرتا ہے اور جس کی وہ طلب میں ہے اس سے روکتا ہے۔ چلنے پھرنے کے وقت نظر کو پشت قدم پر لگانا اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے آگے کی طرف نظر کرنا جمعیت قلب کے زیادہ قریب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ [النور:۳۰]

''اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں۔''

اور نماز میں قیام کے وقت سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدہ میں پرہ بینی (جو حصہ سجدہ میں لگتا ہے) پر اور قعدہ میں رانوں پر نظر رکھنے کے لیے جو شرع شریف میں حکم ہے۔ اس میں بھی یہی مصلحت ہے اور اس میں بھی جمعیت قلب کا فائدہ حاصل ہوتا ہے نیز

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا[1] (اور مت چل زمین پر اکڑ کر) میں یہی راز مضمر ہے، کیونکہ اکڑ کر متکبرانہ چلنے میں نظر اوپر رہتی ہے جو جمعیت اور بندگی سے دور اور پراگندگی اور تکبر کا باعث ہوتی ہے کَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى اَرْبَابِ الْعِلْمِ. اور متوسط کے حق میں نظر بَرقدم سے مراد یہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر وقت ہوشیار اور دانا بینا رہے تاکہ غفلت کا دخل سالک کے دل میں نہ ہو۔ اگر زمین وآسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں میں نظر کرے تو عبرت کے ساتھ نظر کرے کیونکہ سالک معرفت کے سمندر سے ایک بہت قیمتی ذخیرہ نظر کرتے ہی حاصل کرلیتا ہے، اسی واسطے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲﴾ [الحشر:۲]

''پس عبرت حاصل کرو۔ اے دیکھنے والو!''

بات یہ ہے کہ انسان کے لیے اس راستے پر دو بڑی رکاوٹیں ہیں ایک آفاق یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے کہ انسان ان کی لذت اور طلب

---

[1] [الاسراء:۳۷]

میں مبتلا ہو کر یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے اور دوسرا انفس یعنی انسان اپنے نفس کی رضا جوئی اور اس کی موافقت میں پڑ کر رضائے مولا سے دور جا پڑتا ہے تو یہ کلمہ دوم اس تفرقہ کے دور کرنے کے لیے ہے جو آفاق سے پیدا ہوتا ہے اور کلمہ اول (ہوش در دم) انفس کے تفرقہ کو دور کرتا ہے اور منتہی کے حق میں نظر بَر قدم سے مراد ہے کہ نظر ہمیشہ قدم سے بلندی کی طرف چڑھے اور قدم کو اپنا ہم سفر بنائے۔

اسی روز و شب میں اُلجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زماں ومکاں اور بھی ہیں

سفر دَر وطن

اس سے مراد باطنی روحی سفر ہے یعنی سالک صفاتِ بشریہ، خسیسہ و رذیلہ (مثل حسد، تکبر، غیبت، ریاء وغیرہ) سے صفاتِ ملکیہ فاضلہ (مثل صبر، شکر، خوف ورجاوغیرہ) کی طرف تبدیلی اور ترقی حاصل کرتا ہے اس طرح پر کہ مراقبہ و تصور اور سنت پر عمل سے صفاتِ بشر خسیسہ کو محو کرتا ہے بلکہ اپنے آپ کو بھی فنا کر کے صفاتِ ملکیہ فاضلہ

طرف ترقی کرتا اور مقاماتِ سیر میں سفر کرنے لگتا ہے۔ جیسے ولایتِ صغریٰ، کبریٰ وعلیا، کمالاتِ نبوت و رسالت، اولوالعزم، حقائق الٰہیہ و انبیاء حتیٰ کہ فیض ذات غیب الغیب ولاتعین سے (بلاواسطہ) مشرف ہونے لگتا ہے۔ یہ ایک عجیب بھید ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر سفر میں رہتا ہے پس سالک پر واجب ہے کہ ہر وقت اپنے نفس کی دیکھ بھال میں رہے کہ اس میں کچھ غیر اللہ کی محبت تو نہیں ہے، اگر ذرا بھی پائے تو اس کو لَا اِلٰه کی نفی میں لاکر اِلَّا اللّٰه کی ضرب سے اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں قائم کرے۔ (جاننا چاہیے کہ اللہ کے واسطے جس چیز سے محبت کی جائے اللہ تعالیٰ کی محبت میں داخل ہے) اور سفر در وطن بھی سیر انفسی کو متضمن ہے۔

خلوت دَر انجمن

اور یہ سفر در وطن پر متفرع و مترتب ہے یعنی جب سفر در وطن حاصل ہوجائے تو خلوت در انجمن اس کے ضمن میں میسر ہوجائے گی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں

ایسا مشغول ہو کہ ہر حالت میں یعنی پڑھنے، کلام کرنے، کھانے پینے، چلنے پھرنے، اُٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے میں ذاکر رہے اور ذکر کا خیال ایسا پختہ ہو جائے کہ خواہ کیسی ہی مجلس اور ہجوم میں ہو، دل مولیٰ تعالیٰ کی یاد میں رہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾[1]

''وہ ایسے ہیں جن کو سوداگری اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔''

اگرچہ شروع شروع میں یہ بات تکلف سے حاصل ہوتی ہے اور دوسرے بزرگوں نے اس جمعیت قلب کو حاصل کرنے کے لیے مختلف اَوراد واشغال تجویز فرمائے ہیں اور

ع چشم بند و گوش بند و لب ببند

---

(1) [النور:۳۷]

گر نہ بینی سر حق بر من بخند

''آنکھ، کان اور ہونٹ (مراد ظاہری اعضاء) بند کر، پھر اگر تو خدا کے بھید نہ دیکھے تو مجھ پر ہنس۔''

کا حکم لگایا ہے لیکن اس سلسلہ کے بزرگوں کے نزدیک ظاہری حواس کا ڈھانپنا نہیں ہے بلکہ انجمن تفرقہ میں کسی طرف متوجہ نہ ہونا ہے۔ پس جب سالک اس پر ملکہ راسخہ حاصل کر لیتا ہے تو عین تفرقہ میں جمعیت قلب کے ساتھ اور عین غفلت میں حضورِ دل کے ساتھ رہتا ہے۔ اس بیان سے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ تفرقہ اور عدم تفرقہ منتہی کے حق میں مطلق طور پر برابر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ تفرقہ اور عدم تفرقہ اس کے باطن کی جمعیت میں برابر ہے۔ اس کے باوجود اگر ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع کرے اور تفرقہ کو ظاہر سے بھی دفع کر دے تو بہت ہی بہتر اور مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝٨﴾[1]

''اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے توڑ، اس کے ساتھ جوڑ۔''

جاننا چاہیے کہ بعض اوقات ظاہری تفرقہ سے چارہ نہیں ہوتا تاکہ مخلوق کے حقوق ادا ہوں پس تفرقہ ظاہر بھی بعض اوقات اچھا ہوتا ہے لیکن تفرقہ باطنی کسی وقت بھی اچھا نہیں کیونکہ باطن خالص اللہ کے لیے ہے پس بندوں سے تین حصے حق تعالیٰ کے ہوئے، باطن سب کا سب اور ظاہر کا دوسرا نصف حصہ مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے لیے رہا اور چونکہ ان حقوق کے ادا کرنے میں بھی حق تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اس لیے ظاہر کا یہ حصہ بھی حق تعالیٰ کی طرف لوٹتا ہے۔

﴿وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ﴾[2]

---

(1) [المزمل:٨]

(2) [ہود:١٢٣]

''اور اسی کی طرف سارے معاملات لوٹائے جائیں گے۔لہٰذا (اے پیغمبر!) اس کی عبادت کرو۔''

یاد کرد

اس سے مراد ذکر کرنا ہے خواہ ذکر لسانی ہو یا قلبی، نفی اثبات ہو یا اسم ذات، سالک کو چاہیے کہ جس طرح وہ اپنے مرشد و مربی روحانی سے ذکر کی تعلیم و تلقین حاصل کرے ہر وقت اس کی تکرار میں بلا ناغہ دل کی محبت کے ساتھ بیدار اور ہوشیار رہے یہاں تک کہ حق جل شانہٗ کی حضوری حاصل ہو جائے۔

بازگشت

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ذاکر خیال و تصور سے نفی اثبات (کلمہ طیبہ) کو طاق عدد کی رعایت کرتے ہوئے چند بار کہے تو

اس کے بعد دل کی زبان سے مناجات کرے کہ ''خداوندا! مقصودِ من توئی و رضائے تو مرا محبت و معرفت ذوق وشوق خود بدہ'' یعنی اے خدا! میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا ہے، مجھ کو اپنی محبت و معرفت عطا فرما اور کمال عاجزی اور انکساری سے کہے تا کہ اگر غرور و فخر یا گرفتاری لذت کا وسوسہ آئے تو اس دعا کی برکت سے نکل جائے۔

نگہداشت

اس کے یہ معنی ہیں کہ سالک نفس کی باتوں اور وسوسوں کو اپنے دل سے دور کرے اور لازم ہے کہ جب دل میں وسوسہ ظاہر ہو فوراً اس کو دور کر دے اور اس کو دل میں جگہ نہ پکڑنے دے ورنہ اس کا دور کرنا دشوار ہو جائے گا اور اس کا بہترین اور مجرب علاج یہ ہے کہ اس وسوسہ سے بے خیال ہو جائے۔ دوسرا علاج فوراً ذکر اللہ میں محو ہو جانا ہے۔ اگر پھر بھی رہ جائے تو شیخ و مرشد کی

صورت کا تصور عقیدہ کی درستی کے ساتھ (یعنی اس کو مقصود بالذات یا حاضر ناظر نہ جانتے ہوئے وغیرہ) بہت مفید ہے۔ جاننا چاہیے کہ عوام کو یہ امر بہت مشکل ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تازمان دراز حاصل رہتی ہے۔

یادداشت

اس سے مراد یہ ہے کہ توجہ صرف (یعنی جو الفاظ و خیالات سے خالی ہو) واجب الوجود یعنی ذاتِ حق کی طرف لگائے رکھے تاکہ دوام آگاہی حاصل ہوجائے اور وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ[1] (وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو) کو ہر وقت نگاہ میں رکھے۔ حق بات یہ ہے کہ دوام آگاہی، فنائے حقیقی اور بقائے کامل کے بغیر ناممکن ہے کیونکہ تکلف مرتبہ طریقت میں ہے اور

---

① [الحدید: ۴]

طریقت میں دوام توجہ متصور نہیں ہے اور مرتبہ حقیقت میں (فنا و بقا کے) دوام توجہ اس وجہ سے ہے کہ اس مقام میں تکلف کی مجال نہیں ہے۔ پس یاد کرو نگہداشت جو مرتبہ طریقت میں ہے مبتدیوں اور متوسطوں کے لیے ہے اور یاد داشت حقیقت سے متعلق اور منتہیوں کے لیے ہے۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ یاد داشت سے آگے پنداشت و وہم ہے یعنی اور مرتبہ کوئی نہیں اور دوام آگاہی بھی اسی یاد داشت ہی کو کہتے ہیں۔ اس سلسلہ عالیہ کے ایک بزرگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اظہار کے لیے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ''خطرات دل سے اس طرح دور ہوجاتے ہیں کہ اگر بالفرض صاحبِ دل کو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر دے دی جائے تو بھی اس کے دل میں ہرگز کوئی خطرہ نہ آنے پائے'' دوسروں کو بھی اس سے رغبت اور شوق حاصل کرنا چاہیے۔ ''رَزَقَنَا اللّٰہُ وَ لَکُمْ''

وقوفِ زمانی

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر وقت اپنے حال کا واقف رہے یعنی ہر ساعت کے بعد تامل کرے کہ غفلت تو نہیں آئی اور غفلت کی صورت میں استغفار کرنا اور آئندہ اس کے چھوڑنے پر ہمت باندھنی چاہیے۔

وقوفِ عددی

اس سے مراد یہ ہے کہ ذکر نفی اثبات میں طاق عدد کی رعایت کرے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے:

((إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.)) [صحیح مسلم، حدیث: ٦٩٨٥]

''اللہ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔''

وقوفِ قلبی

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت قلب صنوبری کی طرح جو بائیں

پستان کے نیچے پہلو کی طرف دو انگل کے فاصلے پر ہے اللہ تعالیٰ کی یاد کا دھیان رکھنا خصوصاً ذکر و اذکار کے وقت اور اس میں بھی ایسی حکمت ہے جیسا کہ سلسلہ قادریہ میں ضربات کی رعایت میں ہے اور وہ یہ ہے کہ ماسویٰ اللہ تعالیٰ کسی کی طرف کسی قسم کی توجہ باقی نہ رہے اور بیرونی خطرات کا دل میں دخل نہ ہو، تاکہ آہستہ آہستہ صرف ذاتِ الٰہی پر توجہ منحصر ہو جائے۔ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے حبس دَم اور رعایت عدد طاق کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا، مگر وقوفِ قلبی کو اثنائے ذکر میں لازم فرمایا جیسا کہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں کیونکہ مقصود ذکر سے غفلت کا دور کرنا ہے اور یہ بغیر وقوفِ قلبی کے حاصل نہیں ہوتی۔ بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ:

؎ بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

''زبان پر تسبیح ہو اور دل میں بیل اور گدھا، یعنی دنیوی خیالات

آتے ہوں تو ایسی تسبیح سے کیا فائدہ؟''

کسی نے کیا خوب کہا:

عَلٰی بَیْضِ قَلْبِکَ کُنْ کَأَنَّکَ طَائِرٌ
فَمِنْ ذٰلِکَ الْأَحْوَالِ فِیْکَ تَوَلَّدُ

مانند مرغے باش تو بیضہ دل پاسباں
کز بیضہ دل زاید مستی و شور و قہقہہ

''تو اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح نگران رہ تا کہ اس کی پابندی سے تجھ میں جوش و جذب و قہقہہ پیدا ہوں۔''

اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو ذکر قلبی اثر نہ کرے اس کو ذکر سے روک کر صرف وقوفِ قلبی کا حکم کیا جائے اور اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے تا کہ ذکر اثر کرے اور قرآن شریف کی آیت:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ﴿۴۱﴾﴾[1]

---

[1] [الاحزاب:۴۱]

''اے ایمان والو! اللہ کو بہت ہی زیادہ یاد کیا کرو۔''

اورحدیث شریف:

''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ (أَیْ بِاعْتِبَارِ الْقَلْبِ)'' [جامع ترمذی، حدیث: ۳۳۸۴]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ ذکر کرنے والے تھے یعنی قلبی ذکر کے اعتبار سے۔''

وقوفِ قلبی اور ذکرِ قلبی کے لیے دلیل ہیں۔

ختمِ خواجگان

حقیقتِ ختمِ خواجگان:

ختمِ خواجگان کچھ قرآنی آیات یا مسنون و ماثور اذکار کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جو مختلف مشائخ صوفیاء نے اپنے اپنے زمانے میں اپنے مریدین و متعلقین کو تلقین کئے ہوتے ہیں۔ دراصل قرآنِ پاک کی ہر آیت اور حضور ﷺ کی تلقین کردہ ہر دعا اور ذکر کا اپنا ایک خاص مضمون و مفہوم ہوتا ہے۔ مشائخ حضرات کا مزاج ان میں سے کسی آیت یا ذکر کے مضمون کے ساتھ خاص مناسبت رکھتا ہے تو وہ طبعی طور پر اسی آیت یا دعا کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔

مثلاً کسی بزرگ کا خاص ذوق یہ ہے کہ وہ ہر معاملے میں اپنے آپ

کو بے بس تصور کرتا ہے، تمام تر اختیارات اور تصرفات اللہ کی طرف منسوب رکھتا ہے تو وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ اسی طرح جس بزرگ پر اپنی زندگی میں یہ احساس غالب ہوا کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام معاملات میں میرا معاون اور کارساز ہے۔ تو غیر اختیاری طور پر اس کی زبان پر "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" زیادہ جاری رہتا ہے۔ اور ایسے ہی کسی بزرگ پر محبتِ الٰہی کا غلبہ زیادہ ہو تو وہ "اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کا ورد کثرت سے کرتا ہے۔ مشائخ نہ صرف یہ کہ خود ان کلمات کا ورد کثرت سے کرتے ہیں، بلکہ اپنے متوسلین کو بھی تلقین کرتے ہیں۔ تاہم یہ بات مدنظر رہے کہ ان کلمات کا مخصوص تعداد میں اور مخصوص طریقے سے ورد کرنا فقط مریدین کی اصلاح و تربیت کا حصہ ہے جو کہ سالہا سال سے مشائخ کے ہاں مجرب پایا گیا ہے۔ اس لیے اس ترتیب کا شرعی دلیل

سے ثابت ہونا ضروری نہیں ہے۔

فوائدِ ختمِ خواجگان:

مریدین جب ان کلمات کو پڑھتے ہیں تو ان کو تین فائدے حاصل ہوتے ہیں: ایک تو ان کلمات کے مضمون کا پرتَو اس مرید پر پڑتا ہے تو اس کو اپنے شیخ کے مزاج سے مناسبت حاصل ہوجاتی ہے جو کہ حصولِ فیض کے لیے ضروری ہے۔ دوسرا یہ کہ شیخ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد جب مرید انہی کلمات سے اپنے شیخ کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو شیخ کی روح خوش ہوتی ہے اور مرید کو فیض ملتا رہتا ہے۔ اور تیسرا یہ کہ مشائخ کو جب ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے تو اس وقت ان کی ارواح متوجہ ہوتی ہیں جس کی برکت سے دعائیں جلدی قبول ہوتی ہیں۔ اس لیے ختمِ خواجگان کے بعد اہتمام سے دعا مانگنا مشائخ صوفیاء کا معمول رہا ہے، جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا روزانہ عصر کی

نماز کے بعد ختم خواجگان کا معمول رہا ہے۔[1]

ختم خواجگان کو مشائخ سے حصولِ فیض اور ایصالِ ثواب کے علاوہ ذاتی ضرورتوں جیسے بیماریوں سے شفایابی اور قرضوں کا ادا ہونا وغیرہ کے لیے بھی پڑھ کر دعا کر سکتے ہیں۔

ختم جمیع خواجگان:

یہ ختماتِ شریفہ دیگر سلاسل کے مشائخ کے بھی تعلیم کردہ ہیں اور قضائے حاجات کے لیے دوسرے سلاسل میں بھی معمول ہیں۔

1. سورۃ فاتحہ (7 مرتبہ)
2. درود شریف (100 مرتبہ)
3. سورۃ الم نشرح (79 مرتبہ)
4. سورۃ اخلاص (1000 مرتبہ)
5. سورۃ فاتحہ (1 مرتبہ)

---

1. [حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، مؤلف حضرت سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ]

6 درودشریف (100 مرتبہ)

7 یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ (100 مرتبہ)

8 یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ (100 مرتبہ)

9 یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ (100 مرتبہ)

10 یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ (100 مرتبہ)

11 یَارَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ (100 مرتبہ)

12 یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ (100 مرتبہ)

13 یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (100 مرتبہ)

نوٹ ہر اسم شریف کے اوّل میں صرف ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ ملائے اور یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سے پہلے ایک بار بِرَحْمَتِکَ ملائے اور یوں کہے کہ اے اللہ! اس ختم شریف کا ثواب اپنے فضل و کرم سے تمام انبیاء و مرسلین کی خدمت میں ھدیۃً پہنچا دے۔ نیز تمام صدیقین، شہداء، صالحین، پیرانِ طریقت کو حسب سلسلہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور ان کے خلفاء و خدّام کو خصوصاً جمیع خواجگانِ نقشبندیہ مجددیہ کی اَرواحِ مبارکہ کو پہنچا دے۔

بعض بزرگانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ختم شریف:

وہ ختماتِ شریفہ جو مشائخِ نقشبند وغیرہ کے انفرادی طور پر تلقین کردہ ہیں۔

ختم حضرت خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی و جسمی فداہٗ

درود تنجینا (313 مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْأَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُ بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ أَعْلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا أَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، إِنَّکَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [1]

ختم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سوسو مرتبہ درود شریف

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (500 مرتبہ)

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر پڑھے تو ہر سو کے بعد اور اگر کوئی مجمع میں پڑھے تو آخر میں ایک مرتبہ یہ پڑھے:

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

ختم حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سوسو مرتبہ درود شریف

يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ! اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ (500 مرتبہ)

---

(1) [عمدۃ السلوک، مؤلف: سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ]

ختم حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سو سو مرتبہ درود شریف

يَا بَاقِيْ أَنْتَ الْبَاقِيْ (500 مرتبہ)

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر پڑھے تو ہر سو کے بعد اور اگر کوئی مجمع میں پڑھے تو آخر میں ایک مرتبہ یہ پڑھے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

ختم امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سو سو مرتبہ درود شریف

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (500 مرتبہ)

ختم عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سو سو مرتبہ درود شریف

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰـنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِـمِیْنَ

(500 مرتبہ)

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر پڑھے تو ہر سو کے بعد اور اگر کوئی مجمع میں پڑھے تو آخر میں ایک مرتبہ یہ پڑھے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِکَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِیْنَ.

ختم حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ (500 مرتبہ)

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر پڑھے تو ہر سو کے بعد اور اگر کوئی مجمع میں پڑھے تو آخر میں ایک مرتبہ یہ پڑھے:

أَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّهٗ وَ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ.

ختم حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

(500 مرتبہ)

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر پڑھے تو ہر سو کے بعد اور اگر کوئی مجمع میں پڑھے تو آخر میں ایک مرتبہ یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُبَلِّغُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ.

ختم حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف

یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّ مَکْرُوْبٍ وَّ غِیَاثَہٗ وَ مَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ

(500 مرتبہ)

ختم حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف

رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًاوَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

(500مرتبہ)

ختم حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سوسو مرتبہ درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

(500مرتبہ)

ختم حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سوسو مرتبہ درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (500مرتبہ)

ختم حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ

اول وآخر سوسو مرتبہ درود شریف

وَاللّٰہُ ذُوْفَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ (500مرتبہ)

اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (500 مرتبہ)

ختم مرشد عالم محبوب العارفین حضرت خواجہ پیر غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (500 مرتبہ)

حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

اول و آخر سو سو مرتبہ درود شریف

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (500 مرتبہ)

دعا بعد از ختمِ خواجگان:

اَللّٰهُمَّ أَوْصِلْ وَبَلِّغْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَا وَنُوْرَ مَا تَلَوْنَا بَعْدَ الْقُبُوْلِ عَنَّا هَدِيَةً وَاصِلَةً مِنَّا إِلٰى طَبِيْبِ قُلُوْبِنَا وَقُرَّةِ أَعْيُنِنَا وَشَفِيْعِ ذُنُوْبِنَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ

أَجْمَعِيْنَ، ثُمَّ إِلٰى جَمِيْعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَإِلٰى اٰلِ كُلٍّ وَصَحْبِ كُلٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ، ثُمَّ إِلٰى أَرْوَاحِ الأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَالْمُفَسِّرِيْنَ وَالْمُحَدِّثِيْنَ ثُمَّ إِلٰى أَرْوَاحِ السَّادَاتِ الصُّوْفِيَةِ الْمُحَقِّقِيْنَ خُصُوْصًا إِلٰى سَادَاتِ الْقَادِرِيَّةِ وَالنَّقْشْبَنْدِيَّةِ وَالْمُجَدِّدِيَّةِ وَالْچِشْتِيَّةِ وَالسُّهْرَوَرْدِيَّةِ وَالشَّاذْلِيَّةِ وَالْكُرْدِيَّةِ بِتَفَاصِيْلِ السَّلَاسِلِ الشَّرِيْفَةِ مِنْ سَيِّدِنَا أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَرْضَاهُ، وَمِنْ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَرَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ، ثُمَّ إِلٰى رُوْحِ شَيْخِنَا وَمُرْشِدِنَا حَضْرَتْ خَوَاجَه مُحَمَّد فَضَل عَلِيْ الْقُرَيْشِيِّ نَوَّرَ اللهُ مَرْقَدَهُ ثُمَّ إِلٰى رُوْحِ شَيْخِنَا وَمُرْشِدِنَا حَضْرَتْ خَوَاجَه مُحَمَّد عَبْدِ الْمَالِكِ الصِّدِّيْقِيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ثُمَّ إِلٰى رُوْحِ شَيْخِنَا وَمُرْشِدِنَا مُرْشِدِ الْعَالَمِ حَضْرَتْ خَوَاجَه غُلَام حَبِيْب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ثُمَّ إِلٰى أَرْوَاحِ اٰبَائِنَا وَأَجْدَادِنَا

وَأُمَّهَاتِنَا وَجَدَّاتِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَاتِنَا مِنَ الْحَاضِرِيْنَ وَالْغَائِبِيْنَ كَافَّةً وَعَامَّةً، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

کلماتِ بیعت وتوبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ

اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ [الفتح:١٠]

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى

---

① اگر کوئی شیخ صرف خواتین کو بیعت کے کلمات پڑھائے تو خطبہ میں دی گئی آیت کی جگہ سورت ممتحنہ کی یہ آیت پڑھے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢﴾

الْمُرْسَلِيْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ. آمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ.

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ أَتُوْبُ إِلَيْهِ. وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

شجرہ طیّبہ
(منظوم)

حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

شجرہ شریف ہر روز پڑھنے کے بعد اکابرین سلسلہ عالیہ کے واسطے سے قاضی الحاجات (اللہ رب العزت) کی بارگاہ میں عرضِ حاجات کو لازم قرار دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے باعث ظاہرہ و باطنی ترقی رونما ہوتی ہے۔ ان حضرات کے واسطہ سے اپنے مقاصد کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تائیدِ الٰہی میسر ہوگی۔ [1]

---

(1) [مکاتیب شریفہ حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ، مکتوب نمبر ۱۳۵]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حمد کُل ہے رب کی ذاتِ کبریاء کے واسطے
اور درود و نعت مولیٰ مجتبیٰ کے واسطے
یاالٰہی! اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے
فضل کر مجھ پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
حضرت صدیق اکبر تھے خلیفہ رسول
نورِ نسبت کر عطا اس باوفا کے واسطے
حضرت سلمان فارس ہوئے شامل اہل بیت
عشق دے مجھے اپنا اس باحیا کے واسطے
حضرت قاسمؒ امام پوتے تھے صدیقؓ کے
معرفت دے اس فقیہ باخدا کے واسطے

خواجہ حضرت جعفر صادقؒ امامِ وقت تھے
رحم کر مجھ پر امامِ اصفیاء کے واسطے
قطب عالم غوث اعظم شیخ اکبر بایزیدؒ
استقامت بخش ایسے رہنما کے واسطے
خواجہ حضرت بوالحسنؒ جو ساکن خرقان تھے
ہوں لطائف جاری ایسے پر صفا کے واسطے
حضرت خواجہ ابوالقاسمؒ رہے گرگان میں
ذکر کا لطف ہو نصیب اس پر ضیاء کے واسطے
شیخ عالم خواجہ حضرت بوعلیؒ تھے فارمدی
دے مجھے اعمال صالح اولیاء کے واسطے
حضرت خواجہ ابویوسفؒ جو تھے ہمدان کے
علم و حکمت ہو عطا اس پر سخا کے واسطے
خواجہ عبدالخالقؒ غجدوانی تھے فرد فرید
درد اپنا کر عطا خواجہ جہاں کے واسطے

حضرت خواجہ محمد عارفؒ باللہ ریوگری
خوب ہو عرفان حاصل اتقیاء کے واسطے
خواجہ محمودؒ تھے مانند فغنہ کی انجیر
زندگی محمود ہو در بے بہا کے واسطے
حضرت خواجہ عزیزان علیؒ رامیتنی
نام تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے واسطے
حضرت بابا سماسیؒ عاشق ذات خدا
عشق سے سینہ جلے عاشق خدا کے واسطے
حضرت شاہ کلال میر سید متقیؒ
نفس ہو مغلوب ایسے مقتدا کے واسطے
پیر پیراں شیخ دوراں خواجہ حضرت نقشبندؒ
نقش اسم ذات دل پر ہو خدا کے واسطے
حضرت خواجہ علاؤالدینؒ جو عطار تھے
دل معطر ہو مرا اس خوش لقا کے واسطے

حضرت یعقوب چرخیؒ عاشق قرآن تھے

سستی غفلت دور ہو اس خوش لقا کے واسطے

حضرت خواجہ عبیداللہؒ جو احرار تھے

ہو گناہوں سے رہائی دلربا کے واسطے

خواجہ مولانا محمد زاہدؒ روشن ضمیر

ہم کو بھی زاہد بنا اہل دعا کے واسطے

خواجہ درویش محمد شاہؒ درویشاں جو تھے

ہم کو درویش کر صاحب عبا کے واسطے

خواجہ امکنگی محمد مظہرؒ اسرار حق

ہوں ہمیں اسرار حاصل باخدا کے واسطے

حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ راز داں

راز داں مجھ کو بنا شہ اولیاء کے واسطے

حضرت خواجہ مجدد الف ثانیؒ اہل دل

دل منور کر مرا اس دل صفا کے واسطے

عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصومؒ باکمال
ہو کمال ہم کو عطا اس حق نما کے واسطے

خواجہ سیف الدینؒ صاحب سیف تھے جو دین کے
سر کٹے حرص و ہوا کا بے نوا کے واسطے

حضرت حافظ محمد محسنؒ تھے کتنے حسین
ظاہر اور باطن ہو اچھا خوش ادا کے واسطے

خواجہ سید نور محمدؒ تھے وہ نور علی نور
نور سے سینہ بھرے سید صفا کے واسطے

مرزا مظہرؒ جانِ جاناں تھے حبیب اللہ شہید
رکھ شریعت پر مجھے پیر ھدیٰ کے واسطے

حضرت خواجہ غلام علیؒ مجدد دہلوی
خاص بندوں سے بنا اس جاں فدا کے واسطے

قطب دوراں حضرت شاہ بو سعیدؒ دہلوی
مجھ کو مل جائے سعادت اہل عطا کے واسطے

حضرت احمد سعیدؒ دہلوی مدنی ہوئے
ذوق و شوق اپنا تو دے اس باحیا کے واسطے
حضرت حاجی دوست محمدؒ تھے نہایت پارسا
پارسائی کر عطا اپنی رضا کے واسطے
حضرت عثمان دامانیؒ قطب تھے وقت کے
ہوں روا حاجات اہل اجتباء کے واسطے
حضرت خواجہ سراج الدینؒ تھے عالی مقام
کر سراج دل کو روشن پر ضیاء کے واسطے
شاہ تاج اولیاء فضل علیؒ مسکین پوری
فضل تیرا ہم پہ ہو اس باصفا کے واسطے
خواجہ عبدالمالکؒ صدیقی امام الاولیاء
بخش دے ہم سب کو تو اس رہنما کے واسطے
مرکز توحید سے پاتے ہیں فیض حضرت حبیبؒ
نقش دوئی کا مٹے باخدا کے واسطے

حضرت ذوالفقار احمد طالب وصل حبیب
وصل اپنا کر عطا سب اولیاء کے واسطے
کر قبول ان ناموں کی برکت سے ہر جائز دعا
یارب! اپنی رحمت بے انتہا کے واسطے
دل مرا رکھ دائماً ذاکر بذکر اسمِ ذات
اے خدا! جملہ مقدس اصفیاء کے واسطے
بحر عصیاں میں الٰہی میں سراپا غرق ہوں
فضل تیرا چاہیے مجھ مبتلا کے واسطے
اے خدا! مجھ کو تہی دستی کی کُلفت سے بچا
اپنے فضل و رحم اور جود و سخا کے واسطے
یا الٰہی! شرِ شیطانی سے تو محفوظ رکھ
ہر عمل ہو بے ریا تیری رضا کے واسطے
خاتمہ بالخیر ہو میری خطائیں معاف کر
اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے

ہو منور قبر میری اور دے مجھ کو نجات
اے خدا! حضرت محمد مصطفیٰ کے واسطے

آمِین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.
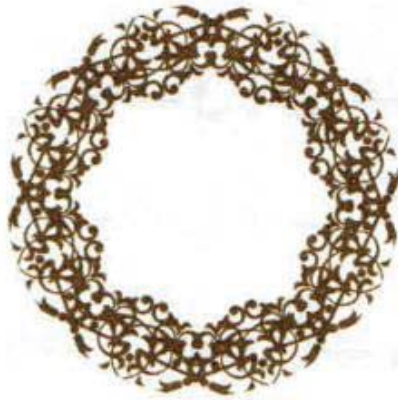
منسوب بہ خلیفۂ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خُذْ بِلُطْفِکَ یَااِلٰهِیْ مَنْ لَّهٗ زَادٌ قَلِیْلٌ
دستگیری کر مری جس کا کہ توشہ ہے قلیل

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَا جَلِیْلُ
صدق سے دَر پر ترے آتا ہے مفلس یا جلیل

ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ
ہیں گناہ اس کے بڑے پس بخش دے جرمِ عظیم

اِنَّهٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ
یہ غریب اک بندہ ہے عاصی و خاطی اور ذلیل

مِنْهُ عِصْيَانٌ وَنِسْيَانٌ وَسَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ

اس سے عصیاں اور نسیاں بھول اوپر بھول ہے

مِنْکَ إِحْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ إِعْطَآءِ الْجَزِيْلِ

تجھ سے ہے فضل اور احسان بعد اعطاء جزیل

طَالَ يَارَبِّ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدُ

بیشک اے رب جرم میرے اَن گنت ہیں مثل ریت

فَاعْفُ عَنِّیْ كُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ

عفو کر سارے گناہ کر درگزر مجھ سے جمیل

قُلْ لِنَارٍ أَبْرِدِیْ يَارَبِّ فِیْ حَقِّیْ كَمَا

آگ کو تُو کہہ کے ٹھنڈی مجھ پہ کر یارب مرے

قُلْتَ قُلْنَا يَانَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا فِیْ حَقِّ الْخَلِيْلِ

تُو نے جیسے کہہ دیا یا نارُ کُوْنِیْ بر خلیل

كَيْفَ حَالِیْ يَا اِلٰهِیْ لَيْسَ لِیْ خَيْرُ الْعَمَلْ

کیا ہے میرا حال یارب ہیں نہیں اچھے عمل

سُوْءُ اَعْمَالِیْ کَثِیْرٌ زَادُ طَاعَاتِیْ قَلِیْلٌ

بدعمل میرے بکثرت زادِ طاعت ہے قلیل

أَنْتَ شَافِیْ أَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُهِمَّاتِ الْأُمُوْرِ

سب ہماری مشکلوں میں تُو ہے شافی اور بس

أَنْتَ حَسْبِیْ أَنْتَ رَبِّی أَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَكِیْلُ

تُو ہی کافی تُو ہی مالک تُو ہی میرا ہے وکیل

عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَآءٍ وَاقْضِ عَنِّی حَاجَتِیْ

دے مجھے ہر دُکھ سے راحت اور کر حاجت روا

إِنَّ لِیْ قَلْبًا سَلِیْمًا أَنْتَ مَنْ یَشْفِیْ الْعَلِیْلَ

تُو ہے شافی ہر مرض کا دِل ہے میرا بس علیل

رَبِّ هَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ أَنْتَ وَهَّابٌ کَرِیْمٌ

کر عطا تُو گنج فضل اے دینے والے اے کریم

أَعْطِنِیْ مَا فِیْ ضَمِیْرِیْ دُلَّنِیْ خَیْرَ الدَّلِیْلِ

کر عطا دل میں جو ہے میرے دِکھا بہتر دلیل

هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

کر عطا مُلْكًا كَبِيْرًا اور دہشت سے بچا

رَبَّنَا إِذْ أَنْتَ قَاضٍ وَالْمُنَادِيْ جِبْرَئِيلُ

حشر میں جب تُو ہو قاضی اور منادی جبرئیل

أَيْنَ مُوْسٰى أَيْنَ عِيْسٰى أَيْنَ يَحْيٰى أَيْنَ نُوْحُ

ہیں کہاں موسیٰ و عیسیٰ، ہیں کہاں یحییٰ و نوح

أَنْتَ يَاصِدِّيْقُ عَاصٍ تُبْ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ

تُو بھی اے صدیقؔ عاصی، توبہ کر سوئے جلیل

نصیحت

از شیخ المشائخ عارف کامل حضرت مولانا خواجہ فضل علی قریشی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

عزیزو! دوستو! یارو! یہ دنیا دارِ فانی ہے

دل اپنا مت لگاؤ تم قبر میں جا بنانی ہے

تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذاتِ دنیا میں

ہوئی اندھی عقل تیری، تیری کیسی جوانی ہے

گناہوں میں نہ کر برباد اپنی عمر کر توبہ

کہاں گئے باپ دادا کہ جن کی تو نشانی ہے

کہاں گئے خوبصورت پہلواں صاحب عقل بھارے

پھرے مغرور ہو اندھا بڑی تیری نادانی ہے

تو نیکی کر نمازاں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم
جو آخر میں یہی نیکی ترے خود کام آنی ہے
نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو
نبی ﷺ کے دَر کا خادم ہو مراد اچھی جو پانی ہے
شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا
یہی نیکی قیامت میں جو تیرے کام آنی ہے
تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نور تقویٰ بن
کہ تقویٰ میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
پکڑ لے پیر کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے
بجز مرشد کے اچھی بات پھر کس نے بتانی ہے
علامت پیر کامل کی کہ دیکھو اللہ یاد آئے
اسی مرشد نے دل سے حُبِّ دنیا بھی مٹانی ہے
شریعت کا غلام ہووے عجب اخلاق ہوں اس میں
عجب روشن ضمیر ہووے عجب روشن پیشانی ہے

اگر تو طالب مولیٰ ہے، طالب دین و ایمان کا
پکڑ تو جلدی مرشد کو نصیحت یہ ایمانی ہے
رہائش شہر کلیانہ میں ایک ہفتہ ہوئی یارو
رہے سرسبز یہ قصبہ خدا کی مہربانی ہے
محمد عبدالمالک شیخ کامل آئے جب اس میں
جو اس کے آنے میں لوگوں کی بے شک حق رسانی ہے
قریشی دست بستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی!
قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لائق بدگمانی ہے

خداوندا! مقصودِ مَن توئی و رضائے تو
مرا محبت و معرفت ذوق و شوق خود بدہ

''یا الٰہی! تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا کا طالب ہوں اپنی محبت و معرفت مجھے عنایت فرما۔''

محبوبُ العُلماء والصُّلحا

حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

کی اجڑے دلوں کو آباد اور گھروں کو بسانے والی پرنور کتابیں

- تابہ منزل صرف دیوانے گئے (راہ ولایت قدم بہ قدم)
- مکارمِ اخلاق
- بخشش کے بہانے
- بیانات سیرت (دو جلدیں)
- پرورش اولاد کے بہترین اصول
- باادب بانصیب
- سستی جنت
- شادی خانہ آبادی
- حالات فقیر
- حیاء اور پاکدامنی

مشائخِ نقشبند ارجمند

نمبر	نام	مقام
1	خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مدینہ منورہ
2	حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	مدینہ منورہ
3	حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	مدائن
4	حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ	مدینہ منورہ
5	حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	مدینہ منورہ
6	حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	بسطام
7	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	خرقان
8	حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ	جرجان
9	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ	مشہد
10	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	مرو
11	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
12	حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
13	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
14	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
15	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
16	حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
17	حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
18	حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	حصار
19	حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	دوشنبے
20	حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	سمرقند
21	حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ	حصار
22	حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ	شہر سبز
23	حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
24	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	دہلی
25	حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	سرہند
26	حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	سرہند
27	حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	سرہند
28	حضرت خواجہ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ	دہلی
29	حضرت خواجہ سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی
30	حضرت خواجہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ	دہلی
31	حضرت خواجہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی
32	حضرت خواجہ شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ	دہلی
33	حضرت خواجہ شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	مدینہ منورہ
34	حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ	موسیٰ زئی
35	حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ	موسیٰ زئی
36	حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ	موسیٰ زئی
37	حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ	مسکین پور
38	حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ	خانیوال
39	حضرت خواجہ مرشد عالم غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ	چکوال
40	حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی	جھنگ